أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ

مدح صحابہؓ

مرتبہ

محمد عثمان الوری

ناشر

مکتبہ مدنیہ

بادشاہی روڈ مسجد اقصیٰ کراچی ۳

مسلک اہلسنت والجماعت کی مدح صحابہ کے موضوع پر پسندیدہ کتاب

إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللهِ

ترمذی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو برا کہتے ہیں تو تم ان سے کہو خدا کی لعنت ہو تم پر

جمع الفوائد صفحہ نمبر ۴۹۱ جلد دوم

مدح صحابہ رض

مرتبہ
محمد عثمان الوری

ملنے کے پتے
(۱) مکتبہ مدنیہ بادشاہی روڈ مسجد اقصیٰ کراچی نمبر ۳
(۲) دفتر خدام اہلسنت مدنی جامع مسجد چکوال ضلع جہلم
(۳) مکتبہ اسلامیہ مدرسہ عربیہ جامع مسجد نیوٹاؤن کراچی ۵

ہدیہ تین روپے

فہرست مضامین

انتساب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے مشن کو زندہ تابندہ رکھنے والے اسلافِ ملت اور اولیاء امت، آئمہ کرام و مشائخ عظام جن کے ذریعے دینِ اسلام آج اس دور میں ہم تک پہنچا۔ خصوصاً ہند و پاک میں شاہ ولی اللہؒ اور ان کے خاندان اور ترجمان اہلسنت والجماعت اور علماء دیوبند و دیگر اکابرین ملت جن کی زندگی اسلام کے لئے وقف ہیں۔ احقر مرتب مدح صحابہ ان حضرات کرام کی جانب انتساب کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کی بقاء و حفاظت کا ذمہ لیا ہے اور اپنے کلام پاک میں جس طرح سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کو اسوۂ حسنہ فرما کر تمام مسلمانوں کو ان کی اتباع و تابعداری کا حکم فرمایا ہے اور فلاح و کامیابی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح اصحاب رسول کی شان اپنے کلام پاک میں بیان فرما کر ان کی تعظیم و تکریم تعریف و توصیف فرما کر شریعت اسلامیہ میں انہیں عظیم مقام عطا فرمایا ہے۔ اور پھر حضور اکرم نے اپنے صحابہ کرام کو معیار حق قرار دیکر ان کی صداقت و شرافت، شجاعت و خلافت و نیابت کی گواہی دے کر اعتماد و اسناد کا اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ شریعت اسلامیہ میں صحابہؓ کرام کا طبقہ انبیاء کرام کے بعد سب سے افضل ہے اور دین اسلام میں ان کو خصوصی حیثیت و اہمیت حاصل ہے۔ لہٰذا اس دور میں اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ عام مسلمانوں کو صحابہؓ کرام کے مراتب و درجات اور ان کے فضائل و مناقب سے روشناس کرایا جائے کیونکہ ان کا ذکر خیر بھی عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔ زیر نظر کتاب مدح صحابہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں صحابہ کرام کی فضیلت اور ان کے مناقب و مراتب ذکر کئے گئے ہیں کیونکہ صحابہ کرام سے بد اعتقادی اور لاتعلقی و لاعلمی کی وجہ سے لوگ گمراہی کے شکار ہو جاتے ہیں اور ان پر سب و شتم کرنے والے عذاب الٰہی و بربادی کا شکار رہتے ہیں آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مدح صحابہ کو مسلمانوں میں مقبول بنائے اور اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اور ہمیں صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلائے اور ان سے عقیدت و محبت عطا فرمائے۔ اور صحابہ دشمن عناصر سے محفوظ و مامون

نیز اہلسنت والجماعت

فرمائے۔ آمین

محمد عثمان الوری

بروز جمعہ ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۴۰۰ھ

حضرات صحابۂ کرامؓ کا مقام کلام اللہ کی روشنی میں

دینِ اسلام میں یہ خصوصیت اور فضیلت صرف اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے کہ ان کی مدح فضائل اور مناقب خود اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں بیان فرما کر ان کو رضا و خوشنودی اور کامیابی و کامرانی کی بشارت اور ان کے زہد و تقویٰ کی شہادت دی ہے جو قیامت تک کلام اللہ میں محفوظ رہے گی۔ اس طرح قرآن کریم کے ذریعہ صحابہ کرام کے ذکر خیر کا سلسلہ جاری رہے گا۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت یافتہ صحابہ کرام کا یہ مقدس گروہ عدل و انصاف اور رشد و ہدایت کے چمکتے ستاروں کا گروہ ہے جن کے بغیر منزل مقصود کا ملنا مفقود ہے۔ چنانچہ ہم قرآن کریم کی چند آیتیں پیش کرتے ہیں جن سے اصحابِ رسولؐ کی عظمت و جلالت محبوبیت اور مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ بارگاہ رب العزت میں ان کا کس قدر بلند مقام ہے۔

(۱)

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من	محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں۔ اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں اور کبھی سجدہ کر

آثر السجود الایۃ	رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہیں ان کے آثار بوجہ تاثیر سجدہ ان کے چہروں پر نمایاں ہیں

امام المفسرین امام قرطبیؒ وغیرہ نے فرمایا کہ والذین معہ عام ہے اس میں صحابہ کرام کی پوری جماعت داخل ہے۔ اور اس میں تمام صحابہ کرام کی تعدیل ان کا تزکیہ اور ان پر مدح، و ثنا خود مالک کائنات کی طرف سے آئی ہے۔

ابو عروہ زبیریؒ کہتے ہیں کہ ہم ایک روز حضرت امام مالکؒ کی مجلس میں تھے لوگوں نے ایک شخص کا ذکر کیا جو بعض صحابہ کرامؓ کو برا کہتا تھا امام مالکؒ نے یہ آیت لیغیظ بھم تک تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا کہ جس شخص کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں کسی کے متعلق غیظ ہو وہ اس آیت کی زد میں ہے۔ یعنی اس کا ایمان خطرہ میں ہے کیونکہ آیت میں کسی صحابہ سے غیظ کفار کی علامت قرار دی گئی ہے۔ اس لئے کہ الذین آمنوا معہ میں تمام صحابہ کرام کی جماعت بلا کسی استثناء کے داخل ہے۔

(۲)

دوسری جگہ ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

(۵) والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ	اور جو مہاجرین اور انصار ایمان لانے میں سب سے سابق اور مقدم ہیں اور بقیہ امت میں جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان

وا ع ۔ ولهم جنّٰت تجری تحتها الانهر الآیة	سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس (اللہ) سے راضی ہوئے اور اللہ تعالٰے نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔
سورہ توبہ پارہ نمبر ۱۱	

اس میں صحابہ کرام کے دو طبقے بیان فرمائے ہیں ایک سابقین اولین کا دوسرے بعد میں ایمان لانے والوں کا اور دونوں طبقوں کے متعلق یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالٰے ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں، ان کے جنت کا مقام و دوام مقرر ہے جس میں تمام صحابہ کرام داخل ہیں۔ مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین کون لوگ ہیں اس کی تفسیر میں ابن کثیر نے تفسیر میں، اور ابن عبد البر نے مقدمہ استیعاب میں سندوں کے ساتھ دو قول نقل کئے ہیں ایک یہ کہ سابقین اولین وہ حضرات ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں یعنی بیت اللہ اور بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی ہو یہ قول ابو موسٰی اشعری، سعید بن مسیب، ابن سیرینؒ، حسن بصریؒ کا ہے (ابن کثیر) اس کا حاصل یہ ہے کہ تحویل قبلہ بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف جو ہجرت کے دوسرے سال ہوئی اس سے پہلے پہلے جو لوگ مشرف باسلام ہو کر شرف صحابیت حاصل کر چکے ہیں وہ سابقین اولین ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ جو لوگ بیت رضوان یعنی واقعہ حدیبیہ واقع ۶ھ میں شریک ہوئے ہیں وہ سابقین اولین میں سے ہیں۔ یہ قول امام شعبیؒ سے روایت کیا گیا ہے (ابن کثیر۔ استیعاب)

قرآن کریم نے واقعہ حدیبیہ میں درخت کے نیچے بیعت کرنے والے صحابہؓ کے

متعلق عام اعلان فرمایا ہے۔ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ اسی لئے اس بیعت کا نام بیعت رضوان رکھا گیا ہے اور حدیث میں حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یدخل النار احد ممن بایع تحت الشجر	نہیں داخل ہو گا جہنم میں کوئی شخص جس نے درخت کے نیچے بیعت کی

ابن عبدالبر بسندہ فی الاستیعاب)

بہر حال سابقین اولین خواہ قبلتین کی طرف نماز میں شریک ہونے والے ہوں یا بیعت رضوان کے شرکاء ان کے بعد بھی صحابیت کا شرف حاصل کرنے والے تمام صحابہ کرام کو حق تعالیٰ نے والذین اتبعوھم باحسان میں داخل کر کے شامل فرمایا اور سب کے لئے اپنی رضاء کامل اور جنت کی ابدی حالت کا وعدہ اور اعلان فرمایا۔

ابن کثیر اس کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں:

یا ویل من ابغضھم و سبھم او سب بعضھم (الی قولہ) فاین ھولاء من الایمان بالقرآن اذ یسبون من رضی اللہ تعالیٰ	عذاب الیم ہے ان لوگوں کے لئے جو ان حضرات سے یا ان میں بعض سے بغض رکھے یا ان کو برا کہے ایسے لوگوں کو ایمان بالقرآن سے کیا واسطہ جو ان لوگوں کو برا کہتے ہیں جن سے اللہ نے راضی ہونے کا اعلان کر دیا۔

اور ابن عبدالبر مقدمہ استیعاب میں یہی آیت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

ومن رضی اللہ عنہ لم یسخط علیہ ابداً ان شاء اللہ تعالیٰ۔

یعنی جس سے اللہ راضی ہو گیا پھر اس سے کبھی ناراض نہیں ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تو سب اگلی پچھلی چیزوں کا علم ہے وہ راضی اسی شخص سے ہو سکتے ہیں جو آئندہ زمانے میں بھی رضا کے خلاف کام کرنے والا نہیں ہے اس لئے کسی کے واسطے رضائے الٰہی کا اعلان اس کی ضمانت ہے کہ اس کا خاتمہ اور انجام بھی اسی حالتِ صالحہ پر ہو گا اس سے رضائے الٰہی کے خلاف کوئی کام آئندہ بھی نہ ہو گا۔ یہی مضمون حافظ ابن تیمیہؒ نے شرح عقیدہ واسطیہ میں اور سفارینیؒ نے شرح درہ مضیۃ میں بھی لکھا ہے، اس سے ان ملحدین کے شبہ کا ازالہ خود بخود ہو گیا جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن کے یہ اعلانات اس وقت کے ہیں جبکہ ان کے حالات درست تھے، بعد میں معاذ اللہ ان کے حالات خراب ہو گئے اس لئے وہ اس انعام و اکرام کے مستحق نہیں رہے۔ نعوذ باللہ منہ کیونکہ اس سے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ا شروع میں بوجہ انجام سے بے خبری کے راضی ہو گئے تھے، بعد میں یہ حکم بدل گیا نعوذ باللہ منہ،

۳

مدحِ صحابہ قرآن کریم میں

صحابہ کرام سب کے سب ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع و متبع تھے، اور سب اس میں داخل ہیں۔

قل الحمد للہ وسلام علی عبادہ

آپ کہہ دیجئے کہ حمد سب اللہ کے لئے

الذین اصطفیٰ (مع قولہ تعالیٰ) ثم
اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا
فمنھم ظالم لنفسہ و منھم
مقتصد و منھم سابق بالخیرات
باذن اللہ ذلک ھو الفضل الکبیر
سورہ فاطر

ہے اور سلام ہے ان بندوں پر جن کو اللہ نے منتخب فرمایا ہے (اس کے ساتھ دوسری آیت میں ہے) پھر وارث بنا دیا ہم نے کتاب کا ان لوگوں کو جن کا ہم نے اپنے بندوں میں سے انتخاب کیا، پھر بعض تو ان میں اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں۔ اور بعض ان میں متوسط درجہ کے ہیں، اور بعض ان میں وہ ہیں جو خدا کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے جاتے ہیں، یہ بڑا فضل ہے۔

اس آیت میں صحابۂ کرام رضؓ کو منتخب بندے قرار دیا گیا ہے آگے ان ہی کی ایک قسم یہ بھی قرار دی ہے کہ "ان میں بعض اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں" معلوم ہوا کہ اگر کسی صحابی سے کسی وقت کوئی گناہ ہوا بھی ہے تو وہ معاف کر دیا گیا؛ ورنہ ان کو "منتخب بندوں" کے ذیل میں ذکر نہ فرمایا جاتا۔

ظاہر ہے کہ کتاب یعنی قرآن کے پہلے وارث جن کو یہ کتاب ملی ہے صحابہ کرامؓ ہیں اور نص قرآنی کی رو سے وہ اللہ کے منتخب بندے ہیں۔ اور پہلی آیت میں ان منتخب بندوں پر اللہ کی طرف سے سلام آیا ہے۔ اس طرح تمام صحابہ کرام اس سلام خداوندی میں شامل ہیں (کذا ذکرہ السفارینی شرح الدرۃ المضیئۃ)

سورۂ حشر میں حق تعالیٰ نے عہد رسالت کے تمام موجود اور ان کے بعد آنے والے مسلمانوں کا تین طبقے کرکے ذکر کیا ہے۔ پہلا مہاجرین کا، جن کے بارے میں حق تعالیٰ نے

یہ فیصلہ فرمایا:

اُولٰئک ھم الصادقون — یعنی یہی لوگ سچے ہیں۔

دوسرا انصار کا، جن کی صفات و فضائل ذکر کرنے کے بعد قرآن کریم نے فرمایا:

اولئک ھم المفلحون — یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

تیسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جو مہاجرین و انصار کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں، ان کے بارے میں فرمایا:

والذین جاء وا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین آمنوا — اور وہ لوگ جو بعد میں یہ کہتے ہوئے آئے کہ اے ہمارے پروردگار ہماری بھی مغفرت فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں سے کوئی بغض نہ کرنا۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے سب مہاجرین والانصار صحابہ کے لئے استغفار کرنے کا حکم سب مسلمانوں کو دیا ہے اور یہ حکم اس حال میں دیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو یہ بھی معلوم تھا کہ ان میں باہم جنگ و مقابلہ بھی ہوگا۔ علماء نے فرمایا کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کے بعد اسلام میں اس شخص کا کوئی مقام نہیں جو صحابہ سے محبت نہ رکھے اور ان کے لئے دعا نہ کرے

۴

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان — لیکن اللہ تعالےٰ نے ایمان کو تمہارے

وزينه في قلوبكم وكره اليكم
الكفر والفسوق والعصيان
اولئك هم الراشدون فضلاً من
الله ونعمة والله عليم حكيم

(سورہ حجرات)

لئے محبوب کر دیا۔ اور اس کو تمہارے دلوں میں مزین بنا دیا اور کفر، فسق اور نافرمانی کو تمہارے لئے مکروہ بنا دیا۔ ایسے ہی لوگ اللہ کے فضل اور نعمت سے ہدایت یافتہ ہیں؟ اور اللہ خوب جاننے والا، حکمت والا ہے۔

اس آیت میں بھی بلا استثنا تمام صحابہ کرامؓ کے لئے یہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان کی محبت اور کفر و فسق اور گناہوں سے نفرت ڈال دی ہے۔

اس جگہ فضائل صحابہؓ کی سب آیات کا استیعاب پیش نظر نہیں۔ ان کے مقام اور درجہ کو ثابت کرنے کے لئے ایک دو آیتیں بھی کافی ہیں جن سے ان کا مقبول عند اللہ ہونا اللہ تعالیٰ کا ان سے راضی ہونا اور ابدی جنت کی نعمتوں سے سرفراز ہونا ثابت ہے۔

اصحاب رسول اللہؐ کا مقام

احادیث نبوی کی روشنی میں

اللہ تعالےٰ نے دنیا میں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا جن کی تعلیمات مخصوص قوم، محدود علاقہ مقدور وقت تک تھی مگر نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرما کر اب قیام قیامت تک آپ کی ذات عالی صفات اور آپ کی مقدس تعلیمات کو کائنات کے لئے رہبر و رہنما قرار دے کر آپ کو امتیازی شان عطا فرمائی اور نہ صرف آپ کو بلکہ آپؐ کے جان نثار اصحابؓ کرام کی ذات گرامی کو معیار حق قرار دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ پر کس قدر اعتماد تھا اس کا اندازہ احادیث نبوی سے ہوتا ہے جس میں آپ نے اپنے صحابہؓ کرام کی خدمت و جان نثاری اور وفاداری و تابعداری کا اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ اہل ایمان اور صاحب بصیرت مسلمان آج تک صحابۂ کرامؓ کو نبی پاکؐ کا سچا عاشق اور محسن اسلام سمجھتے ہیں کیونکہ نبی اکرمؐ کے ارشادات پر ایمان و یقین رکھنا فرض ہے۔ چنانچہ اسی حیثیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے چند احادیث پیش کرتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بارگاہ رسالتؐ میں ان کا کتنا عظیم مقام ہے۔

صحیحین اور ابو داؤد و ترمذی حضرت ابو سعد خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لاتسبوا اصحابیؓ فان احدکم لو انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مدّ احدھم ولا نصیفہ (جمع الفوائد)	میرے صحابہ کو برا نہ کہو کیونکہ تم میں سے کوئی آدمی اگر احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو صحابی کے ایک مد

بلکہ آدھے مد کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔

مُد عرب ملک کا ایک پیمانہ ہے جو وزن کے لحاظ سے آجکل کے مروج تقریباً ایک سیر کے برابر ہوتا ہے اس حدیث نے بتلایا کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و صحبت وہ نعمت عظیمہ ہے جس کی برکت سے صحابی کا ایک عمل دوسروں کے مقابلے میں وہ نسبت رکھتا ہے کہ ان کا ایک سیر بلکہ آدھا سیر دوسروں کے پہاڑ برابر وزن سے بڑھا ہوا ہوتا ہے، ان کے اعمال کو دوسروں کے اعمال پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

اس حدیث کے شروع میں جو ارشاد ہے لا تسبوا اصحابی یعنی میرے صحابہ رضی برا نہ کہو، لفظ سبّ کا ترجمہ اردو میں عموماً گالی دینا کیا جاتا ہے جو اس لفظ کا صحیح ترجمہ نہیں کیونکہ گالی کا لفظ اردو زبان میں فحش کلام کے لئے آتا ہے، حالانکہ لفظ سبّ عربی زبان میں اس سے زیادہ عام ہے ہر اس کلام کو عربی میں سبّ کہا جاتا ہے جس سے کسی کی تنقیص ہوتی ہو۔ گالی کے لئے ٹھیٹ لفظ عربی میں شتم آتا ہے۔

حافظ ابن تیمیہؒ نے الصارم المسلول میں فرمایا کہ اس حدیث میں لفظ سبّ ایسے عام معنی کے لئے آیا ہے جو لعن طعن کرنے کے مفہوم سے عام ہے اسی لئے علماء نے اس کا ترجمہ برا کہنے سے کیا ہے۔

(۲)

ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضاً بعدی فمن احبھم فبحبی	اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے معاملے میں، میرے بعد ان کو (طعن و تشنیع کا) نشانہ

احبهم ومن ابغضهم فببغضی
ابغضهم ومن اذاهم فقد اذانی
ومن آذانی فقد اذی الله ومن
آذی الله فیوشک ان یاخذه
جمع الفوائد ص ۱۹۴ ج ۲

نشانہ نہ بناؤ کیونکہ جس شخص نے ان سے محبت
کی تو میری محبت کے ساتھ ان سے محبت کی
اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض
کے ساتھ ان سے بغض رکھا۔ اور جس نے ان
کو ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس
نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا
پہنچائی اور جو اللہ کو ایذا پہنچانا چاہے تو قریب
ہے کہ اللہ اس کو عذاب میں پکڑ لے گا۔

اس حدیث میں جو یہ فرمایا کہ جس نے صحابہ کرامؓ سے محبت رکھی وہ میری محبت کے ساتھ محبت رکھی اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ صحابی سے محبت رکھنا میری محبت کی علامت ہے ان سے وہی محبت رکھے گا جس کو میری محبت حاصل ہو۔ دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جو شخص میرے کسی صحابی سے محبت رکھتا ہے تو میں اس سے محبت رکھتا ہوں اس طرح اس کی محبت صحابی کے ساتھ علامت اس کی سمجھو کہ مجھے اس شخص سے محبت ہے یہی دو معنے اگلے جملے بغض صحابہ کے ہو سکتے ہیں کہ جو شخص کسی صحابی سے بغض رکھتا ہے وہ دراصل مجھ سے بغض ہوتا ہے یا یہ کہ جو شخص ان سے بغض رکھتا ہے تو میں اس شخص سے بغض رکھتا ہوں

دونوں معنے میں سے جو بھی ہوں یہ حدیث ان حضرات کی تنبیہ کے لئے کافی ہے جو صحابہ کرامؓ کو آزادانہ تنقید کا نشانہ بناتے اور ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جن کو دیکھنے والا ان سے بدگمان ہو جائے یا کم از کم ان کا اعتماد اس کے دل میں نہ رہے۔ غور کیا جائے تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کے حکم میں ہے

(۳)

ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللّٰہ

جمع الفوائد ص۲۹۱ جلد دوم

جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابؓ کو برا کہتے ہیں تو تم ان سے کہو خدا کی لعنت ہے تم پر

ظاہر ہے کہ صحابہ کرامؓ کے مقابلے میں بد تر وہی ہے جو ان کو برا کہنے والا ہے۔ اس حدیث میں صحابی کو برا کہنے والا مستحق لعنت قرار دیا گیا ہے اور یہ اوپر گزر چکا ہے کہ لفظ سب عربی زبان کے اعتبار سے فحش گالی ہی کو نہیں کہتے بلکہ ہر ایسا کلام جس سے کسی کی تنقیص و توہین یا دل آزاری ہوتی ہے وہ لفظ سب میں داخل ہے۔

ابو داؤد۔ ترمذی۔ میں حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ بعض لوگ بعض امراء حکومت کے سامنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو برا کہتے ہیں تو سعید بن زیدؓ نے فرمایا افسوس میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے سامنے اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا جاتا ہے اور تم اس پر نکیر نہیں کرتے اور اس کو روکتے نہیں (اب سن لو) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے اپنے کانوں سے سنا ہے (اور پھر حدیث بیان کرنے سے پہلے فرمایا کہ یہ بھی سمجھ لو کہ مجھے ضرورت نہیں ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کروں جو آپ نے نہ فرمائی ہو کہ قیامت کے روز جب میں حضورؐ سے ملوں تو آپ مجھ سے اس کا مواخذہ فرماویں (یہ کہنے کے بعد حدیث بیان کی کہ) ابوبکر جنت میں ہیں۔ عمر جنت میں ہیں عثمان جنت میں ہیں۔ علی جنت میں ہیں۔ طلحہ جنت میں ہیں۔ زبیر جنت میں ہیں سعد بن مالک

جنت میں ہیں۔ عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں۔ ابو عبیدہ بن جراح جنت میں ہیں۔ یہ نو حضراتِ صحابہ کے نام لے کر دسویں کا نام نہیں لیا جب لوگوں نے پوچھا دسواں کون ہے تو ذکر کیا سعید بن زید (یعنی خود اپنا نام ابتداءً بوجہ تواضع کے ذکر نہیں کیا تھا لوگوں کے اصرار پر ظاہر کیا) اس کے بعد حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

(۳)

واللہ لمشھد رجل منھم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغبر فیہ وجھہ خیر من عمل احدکم ولو عمر عمر نوح

جمع الفوائد ص ۲۹۲ ج ۲ طبع مصر۔

خدا کی قسم ہے کہ صحابہ کرام میں سے کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جہاد میں شریک ہونا جس میں اس کا چہرہ غبار آلود ہو جائے غیر صحابی سے ہر شخص کی عمر بھر کی عبادت و عمل سے بہتر ہے اگرچہ اس کو عمر نوح علیہ السلام عطا ہو جائے۔

امام احمدؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

من کان متاسیا فلیتاس باصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانھم ابر ھذہ الامۃ قلوبا واعمقھا علما واقلھا تکلفا واقومھا ھدیا واحسنھا حالا قوم اختارھم اللہ لصحبۃ نبیہ واقامۃ دینہ فاعرفوا لھم فضلھم واتبعوا آثارھم

جو شخص اقتداء کرنا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرے کیونکہ یہ حضرات ساری امت سے زیادہ اپنے قلوب کے اعتبار سے پاک اور علم کے اعتبار سے گہرے اور تکلف و بناوٹ سے الگ اور عادات کے اعتبار سے معتدل

فانھم کانوا علی الھدی المستقیم

شرح عقیدہ سفارینی صفہ ۳۸ ج ۲

اور حالات کے اعتبار سے بہتر ہیں یہ وہ قوم ہے جس کو اللہ تعالٰی نے اپنے نبی کی صحبت اور دین کی اقامت کے لئے پسند فرمایا ہے تو تم ان کی قدر پہچانو اور ان کے آثار کا اتباع کرو کیونکہ یہی لوگ مستقیم طریق پر ہیں۔

(۵)

اور ابو داؤد طیالسی نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔

ان اللہ نظر فی قلوب العباد فنظر قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فبعثہ برسالۃ ثم نظر فی قلوب العباد بعد قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوجد قلوب اصحابہ خیر قلوب العباد فاختارھم بصحبۃ نبیہ ونصرۃ دینہ

سفارینی شرح الدرۃ المضیۃ ست ۳۸۰ ج ۲

اللہ تعالٰی نے اپنے سب بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب قلوب میں بہتر پایا ان کو اپنی رسالت کے لئے مقرر کر دیا۔ پھر قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے قلوب پر نظر فرمائی تو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلوب کو دوسرے سب بندوں کے قلوب سے بہتر پایا ان کو اپنے نبی کی صحبت اور دین کی نصرت کے لئے پسند کر لیا۔

(۶)

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انہ من یعش منکم فسیری

تم میں جو شخص میرے بعد رہے تو بہت

اختلاف کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین عضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعة ضلالة

(رواہ الامام احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ وقال الترمذی حدیث حسن صحیح وقال ابونعیم حدیث جید صحیح از سفارینی صفحہ ۲۸۰)

اختلافات دیکھے گا تو تم لوگوں پر لازم ہے کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو اختیار کرو اس کو دانتوں سے مضبوط تھامو اور نوایجاد اعمال سے پرہیز کرو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت کی طرح خلفاء راشدین کی سنت کو بھی واجب الاتباع اور فتنوں سے نجات کا ذریعہ قرار دیا ہے اسی طرح دوسری متعدد احادیث اور متعدد صحابہ کرام کے نام لے کر مسلمانوں کو ان کی اقتداء واتباع اور ان سے ہدایت حاصل کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ یہ روایات سب کتب حدیث میں موجود ہیں۔

قرآن وسنت میں مقام صحابہ کا خلاصہ

مذکور الصدر آیات قرآنی اور روایات حدیث میں یہی نہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا اور ان کو رضوان الٰہی اور جنت کی بشارت دی گئی ہے بلکہ امت کو ان کے ادب واحترام اور ان کے اقتداء کا حکم بھی دیا گیا ہے ان میں سے کسی کو برا کہنے پر سخت وعید بھی فرمائی ہے۔ ان کی محبت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان سے بغض کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض قرار دیا ہے۔ صحابہ کرامؓ کا یہی وہ منصب اور درجہ ہے جس کو زیر نظر مقالہ "مدح صحابہؓ" میں پیش کرنا ہے۔

مدح صحابہ اکابرین امت
کے ارشادات کی روشنی میں

دنیا میں مذاہب کے احیاء اور بقاء کا بڑا ذریعہ علماء اور محدثین، فقہاء مشائخ رہے ہیں۔ جن کی عملی و علمی زندگی دین کی صداقت کی شہادت دیتی ہے۔ آج سابقہ مذاہب کے مشاہیر اور ان کی کتب سماوی کی اصلیت کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ مگر دین اسلام کے لاکھوں علماء، محدثین مشائخ و حفاظ اسلام کی حقانیت کے شاہد عدل ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام تواتر سے صحابہ کرام کے ذریعہ ان کے مقدس واسطوں سے دیانت اور امانت سے ہم تک پہنچا ہے۔ صحابہ کرام کی ہی وہ عظیم جماعت ہے جن کے اوصاف اور مدح و ثنا قرآن کریم کے علاوہ توریت و انجیل میں ذکر کئے جاچکے ہیں۔ قرآن و سنت کے بعد صحابہ کرام کی جماعت ہی دین حق کی اشاعت کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں جن پر مسلمانوں کا اجماعی اعتماد و اعتقاد رہا ہے۔ چنانچہ ہم مشاہیر ملت اور اکابرین امت کے چند بزرگوں کے اقوال و ارشاد پیش کرتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ ہی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین معلم، عظیم محسن اور کرہ ارض کے ایسے مجاہدین تھے جنہوں نے آنے والے مسلمانوں کے لئے دنیا کو فتح کرکے نبی کریمؐ کی نیابت اور خلافت کا حق ادا کیا ہے۔

آج تفاسیر قرآن، احادیث نبویہ، فقہی مسائل کا ذخیرہ ان کے علمی کارناموں پر فخر کر رہا ہے۔ مصر، ہند و پاک، عرب و عجم، شام و ایران اور دیگر اسلامی ممالک فتح و کامرانی کی یاد پیش کر رہے ہیں جن کو اکابرین اسلام خراج تحسین پیش کرتے رہتے ہیں مسلم قوم کا ہر فرد ان کا مشکور و ممنون ہے جن کا پاکیزہ ذکر اور مدح ثنا بیان کرنا ہر مومن پر فرض ہے

اس کی اہمیت کا اندازہ آپ کو آئندہ صفحات میں ہوگا کہ علماء، محدثین، مشائخ کی نگاہ میں ان کی کیا شان ہے۔

عدالت صحابہ پر اجماع امت

حدیث اور اصول حدیث کے امام ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ "علوم حدیث" میں تحریر فرماتے ہیں۔

(۱)

للصحابة باسرهم خصيصة وهي انه لا يسأل عن عدالة احد منهم بل ذلك امر مفروغ عنه لكونهم على الاطلاق معدلين بنصوص الكتاب والسنة واجماع من يعتد به في الاجماع من الامة قال تعالى! كنتم خير امة اخرجت للناس قيل اتفق المفسرون على انه وارد في اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم سرد بعض النصوص القرآنية والاحاديث كما ذكرنا سابقاً

(علوم الحديث ص ۲۶۴)

تمام صحابہ کرام کی ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی کی عدالت (ثقہ و متقی) ہونے کا سوال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ ایک طے شدہ مسئلہ ہے قرآن وسنت کی نصوص قطعیہ اور اجماع امت جن لوگوں سے ثابت ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا "تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ مفسرین حضرات کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ آیت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں آئی۔

(۲)

فضیلت صحابہ کرام رض

حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ نے مقدمہ استیعاب میں فرمایا:

فهم خير القرون وخير امة اخرجت للناس ثبتت عدالة جميعهم بثناء الله عز وجل عليهم وثناء رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا اعدل ممن ارتضاه الله لصحبة نبيه صلى الله عليه وسلم ونصرته ولا تزكية افضل من ذلك ولا تعديل اكمل منه قال تعالى محمد رسول الله والذين معه الآية

الاستيعاب تحت الاصابہ ص۲ ج۱

یہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم ہر زمانے کے افراد سے افضل ہیں اور وہ بہترین امت ہیں جسے اللہ نے لوگوں کی ہدایت کیلئے پیدا فرمایا۔ ان سب کی عدالت اس طرح ثابت ہے کہ اللہ نے ان کی تعریف و توصیف فرمائی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اور ان لوگوں سے بڑھ کر کون عادل ہو سکتا ہے جنہیں اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور نصرت کے لئے چن لیا ہو، کسی شخص کے حق میں عدالت و ثقاہت کی کوئی اس شہادت سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی۔

صحابہ رضی اللہ عنہم پر تنقید کرنے والے مومن نہیں ہو سکتے

(۳)

امام احمد رحمہ اللہ کا اپنا ایک رسالہ اصطخری کی روایت منقول ہے اس میں فرمایا

لا يجوز لاحد ان يذكر شيئا من مساويهم ولا ان يطعن على احد منهم بعيب ولا نقص فمن فعل ذلك وجب

کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ ان کی کوئی برائی ذکر کرے، اور ان پر کسی عیب یا نقص کا الزام لگائے جو شخص ایسا کرے

تادیبہ وقال المیمونی سمعت احمد یقول مالھم ولمعاویۃ نسأل اللہ العافیۃ وقال لی یا ابا الحسن اذا رأیت احدا یذکر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسوء فاتھمہ علی الاسلام

ذکرہ ابن تیمیہ فی الصارم المسلول

اس کی تادیب واجب ہے اور میمونیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ حضرت معاویہؓ کی برائی کرتے ہیں۔ ہم اللہ سے عافیت کے طلب گار ہیں۔ اور پھر مجھ سے فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ صحابہؓ کا ذکر برائی کے ساتھ کر رہا ہے اس کے اسلام کو مشکوک سمجھو

امام نوویؒ نے اپنی کتاب تقریب میں فرمایا۔

الصحابۃ کلھم عدول من لابس الفتن وغیرھم باجماع من یعتد بہ

صحابہ سب کے سب عدل ہیں جو اختلافات کے فتنہ میں مبتلا ہوئے وہ بھی اور دوسرے بھی۔

علامہ سیوطیؒ نے اسی تقریب کی شرح تدریب الراوی میں پہلے اس کے ثبوت میں وہ آیات قرآنی اور روایات حدیث لکھی ہیں جن کا ایک حصہ اوپر لکھا جا چکا ہے پھر فرمایا ان سب حضرات کا تعدیل و تنقید سے بالاتر ہونا اس وجہ سے ہے کہ یہ حضرات حاملان شریعت ہیں اگر ان کی عدالت مشکوک ہو جائے تو شریعت محمدیہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک ہی تک محدود ہو کر رہ جائے گی۔ قیامت تک آنے والی نسلوں اور دور دراز کے ملکوں اور خطوں میں عام نہیں ہو سکتی (اس کے بعد جن بعض لوگوں نے اس مسئلہ میں کچھ اختلافی پہلو لکھا ہے ان پر رد کر کے آخر میں فرمایا

والقول بالتعمیم ھو الذی

عدالت کا تمام صحابہ کرام میں عام ہونا ہی

صرح به الجمهور وهو المعتبر

(تدريب الراوي صفحہ ۴۰۰)

جمہور کا قول ہے اور وہی معتبر ہے۔

علامہ کمال ابن ہمام رحمہ نے عقائد اسلامیہ پر اپنی جامع کتاب مسایرہ میں لکھا ہے :-

واعتقاد اهل السنة والجماعة تزكية جميع الصحابة وجوبًا باثبات العدالة لكل منهم والكف عن الطعن فيهم والثناء عليهم كما اثنى الله سبحانه وتعالى عليهم ثم سرد الآيات والروايات التي مرت)

مسایرہ صفحہ ۱۳۲ طبع دیوبند)

عقیدہ اہل سنت والجماعت کا تمام صحابہ کا تزکیہ یعنی گناہوں سے پاک بیان کرنا ہے اس طرح کہ ان سب کے عدول ہونے کو ثابت کیا جائے اور ان پر کسی قسم کا طعن کرنے سے پرہیز کیا جائے اور ان کی مدح وثنا کی جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدح فرمائی ہے (پھر ابن ہمام نے وہ آیات و روایات نقل کی ہیں جو اوپر گزر چکی ہیں

عقائد اہلسنت

حافظ ابن تیمیہ نے شرح عقیدہ واسطیہ میں فرمایا :-

ومن اصول اهل السنة والجماعة سلامة قلوبهم والسنتهم لاصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كما وصفهم الله تعالى في قوله تعالى والذين جاؤا من بعدهم الاية (شرح عقیدہ واسطیہ ص ۳۴۳ طبع مصر

اہل سنت کے اصول عقائد میں یہ بات بھی داخل ہے کہ وہ اپنے دلوں اور زبانوں کو صحابہ رضی کے معاملے میں صاف رکھتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے کہ والذین جاءوا من بعدهم الخ

صحابہ کا تذکرہ خیر کے ساتھ کیا جائے

عقائد کی مشہور درسی کتاب عقائد نسفیہ میں ہے۔

ویکف عن ذکر الصحابة الابخیر

یعنی اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کا ذکر بجز خیر اور بھلائی کے نہ کرے۔

اسی طرح عقائد اسلامیہ کی معروف کتاب شرح مواقف میں سید شریف جرجانی نے مقصد سابع میں لکھا ہے۔

المقصد السابع انه یجب تعظیم الصحابة کلهم والکف عن القدح فیهم لان الله عظیم واثنی علیهم فی غیر موضع من کتابه ، ثم ذکر الآیات المنزلة فی الباب ثم قال ، والرسول صلی الله علیه وسلم قد احبهم واثنی علیهم فی الاحادیث الکثیرة.

تمام صحابہؓ کی تعظیم اور ان پر اعتراض سے بچنا واجب ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے عظیم ہے اور اس نے ان حضرات پر اپنی کتاب کے بہت سے مقامات میں مدح و ثناء فرمائی ہے (اس طرح کی آیات نقل کرکے لکھتے ہیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حضرات سے محبت فرماتے تھے اور آپؐ نے بہت سی احادیث میں ان پر ثنا فرمائی ہے۔

مدحِ صحابہ میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کے ایمان افروز مکتوبات

علماءِ کرام کو متوجہ فرماتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ مکتوبات دفتر اول صفحہ نمبر ۳۴۴ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب فتنے اور بدعتیں ظاہر ہو جائیں اور میرے اصحاب کو گالیاں دی جائیں تو عالم کو چاہیئے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے۔ پھر جس نے ایسا نہ کیا۔ اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کا کوئی فرض اور نفل قبول نہ کرے گا۔

(مکتوب ۲۵۱)

مکتوبات دفتر اول صفحہ ۳۹۹

فرماتے ہیں طبرانی نے حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

من سبّ اصحابی فعلیہ لعنۃ اللّٰہ والملٰئکۃ والنّاس اجمعین۔	جس نے میرے اصحاب کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت

شیخین و ختنین کی فضیلت امام ربانی قدس سرہ کے ارشادات کی روشنی میں

فرماتے ہیں۔

اے شرافت و نجابت کے نشان اے شیخین کی فضیلت اور ختنین کی محبت

اہلسنت والجماعت کی علامتوں میں سے ہے یعنی شیخین کی فضیلت جب ختنین کی حمیت کے ساتھ جمع ہوجائے یہ شیخین کی فضیلت صحابہ اور تابعین کے اجماع سے ہو چکی ہے اور شیخ ابوالحسن اشعری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمرؓ کی فضیلت باقی امت پر قطعی ہے اور حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علی رضؓ کی خلاف تواتر سے ثابت ہے۔

(مکتوبات دفتر دوم صفحہ ۸۵)

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ اپنے ایک مکتوب نمبر ۳۶ دفتر دوم صفحہ ۸۶/۸۵ پر اہلسنت والجماعت کے عقائد بیان فرماتے ہیں۔

پس حضرت امیر رضی اللہ عنہ (حضرت علیؓ) کی محبت اہلسنت والجماعت کی شرط ہے اور جو شخص یہ محبت نہیں رکھتا اہلسنت سے خارج ہے اس کا نام خارجی ہے اور جس شخص نے حضرت امیر رضؓ کی محبت میں افراط کی طرف کو اختیار کیا اور جس قدر کہ محبت مناسب ہے اس سے زیادہ ان سے وقوع میں آئی ہے وہ محبت میں غلو کرتا ہے اور حضرت نبی کریمؐ کے اصحاب کو سب طعن کرتا ہے اور صحابہ اور تابعین کے اور صالحین کے طریق کے برخلاف چلتا ہے وہ رافضی ہے۔

پس حضرت امیر المومنین کی محبت میں افراط و تفریط کے درمیان جن کو رافضیوں اور خارجیوں نے اختیار کیا ہے اہل سنت والجماعت اعتدال پر ہیں۔ اور شک نہیں ہے کہ حق وسط میں ہی ہے۔ اور افراط و تفریط دونوں مذموم ہیں۔

چنانچہ امام احمد بن حنبل ؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی رضؓ تجھ میں حضرت عیسیٰؑ کی مثل ہے جس کو یہودیوں نے یہاں تک دشمن سمجھا کہ اس کی ماں پر بہتان لگایا اور نصاریٰ

نے اس قدر دوست رکھا اور اس کو اس مرتبہ پر لے گئے جس کے وہ لائق نہیں تھا۔ یعنی ابن اللہ کہا۔ پس حضرت علیؓ نے فرمایا کہ دو شخص میرے حق میں ہلاک ہوں گے۔ ایک وہ جو میری محبت میں افراط کرے گا۔ اور جو کچھ مجھ میں نہیں وہ میرے لئے ثابت کرے گا۔ اور دوسرا وہ شخص جو میرے ساتھ دشمنی کرے گا۔ اور عداوت سے مجھ پر بہتان لگائے گا۔

پس خارجیوں کا حال یہودیوں کے حال کے موافق ہے اور رافضیوں کا حال نصاریٰ کے حال کے موافق ہے کہ دونوں واسطے سے پرطرف جا پڑے وہ شخص بہت ہی جاہل ہے جو اہل سنت والجماعت کو حضرت علیؓ کے محبوں سے نہیں جانتا اور حضرت امیرؓ محبت کو رافضیوں سے مخصوص کرتا ہے حضرت علیؓ کی محبت رفض نہیں ہے بلکہ خلفاء ثلاثہ سے تبرا اور بیزاری رفض ہے اور اصحاب کرام سے بیزار ہونا مذموم اور ملامت کے لائق ہے۔

اصحاب رسول پر تنقید کیوں؟

دنیا میں کسی دین اور شریعت ہی میں نہیں بلکہ عام معاشرتی زندگی میں الزام تراشی دشنام درازی ایک مذموم حرکت ہے جسے کوئی شریف آدمی پسند نہیں کرتا۔ پھر اس کی مذمت اور زیادہ کرنا پڑتی ہے جب یہ کام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقاء کیساتھ کیا جائے اور عبادت اور کمال سمجھا جائے خواہ وہ جملہ صحابہ کرام اور خلفاء راشدین عشرہ مبشرہ اصحاب بدر و احد پر کیا جائے یا حضرت علیؓ یا حضرت حسن و حسینؓ یا عبداللہ زبیرؓ کا نام لے کر کیا جائے۔ ان کی بنیاد ہی صحابہ دشمنی ہے ایک گروہ تاریخ اور تحقیق کے نام پر ہر روز ایک نیا افسانہ وضع کر کے عوام کو صحابہ کرامؓ اور اہلبیت رسولؐ سے بدظنی اور بدگمان کر رہا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت آج جس قدر مظلوم ہے ایسی مظلوم کبھی بھی نہیں رہی کہ

صحابہ کرام کے پیچھے جان نثار و عاشق اور نام لیوا تو آرام کی نیند سوتے رہیں اور دشمن صحابہ شب خون میں لت پت رہیں۔ اہلسنت والجماعت کو باخبر ہونا چاہیے کہ صحابہ کرام اور خلفاء راشدین کے دشمن جو سبائی شب و روز سب و شتم کرتے رہتے ہیں اور اعداء اہلبیت رسول اور اصحاب ثلاثہ حضرت علی المرتضیٰ و حسنین رضی اللہ عنہم کے مخالف سبائی شام و سحر قلم کے ذریعہ تاریخ و تحقیق کے پردے میں تیر اور بھالے برسا رہے ہیں۔ کس قدر شرم اور غیرت کی بات ہے کہ یہ لوگ کسی غیر مسلم کے سامنے تو اپنی تحریر اور تقریر پیش نہیں کر سکتے اور صحابہ کرام پر حملہ آور ہو کر اسلام کے اولین رہنما اور رہبر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکھ کے تارے اور چمکتے ستاروں سے انتقام لے رہے ہیں۔ اس کی مثال سوائے یہودیوں کے کسی مذہب میں نہیں ملتی کہ یہ لوگ اپنے بزرگوں کے بدترین دشمن اور بعد وفات حضرت کے گستاخ رہے ہیں جن کا مشغلہ دینی اقدار کی پامالی رہا ہے بالخصوص احترام سے کوسوں دور رہے ہیں چونکہ جملہ صحابہ کرام رض کی عدالت و امانت عظمت و شرافت کی گواہی خدا نے دی ہے اب جو لوگ اس کے برعکس عقیدت اور عمل کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ سے مقابلہ کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رح اہلسنت والجماعت کی ترجمانی فرماتے ہیں۔

اہلسنت ان روافض کے طریقے سے برأت کرتے ہیں جو صحابہ سے بغض رکھتے ہیں اور انہیں برا کہتے ہیں اسی طرح ان ناصبیوں (خارجی) کے طریقوں سے بھی برأت کرتے ہیں جو اہل بیت کو اپنی باتوں سے نہ کہ عمل سے تکلیف پہنچاتے ہیں۔ اور صحابہ کے درمیان جو اختلافات ہوئے ان کے بارے میں اہلسنت سکوت اختیار کرتے ہیں (ترجمہ شرح واسطیہ)

حضرات صحابہؓ کرام کے درجات حفظ مراتب کے لحاظ

مسلمانان اہلسنت والجماعت اپنے مسلک حقہ کی روشنی میں جملہ صحابہ کرامؓ کا ادب و احترام کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔ اور ان حضرات کی تنقید و تحقیر اور تنقیص کو مذموم سمجھتے ہیں اور جو لوگ ان کو نشانہ ستم بناتے ہیں ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسے لوگ خواہ خلفاءؓ ثلاثہ کے مخالفین ہوں یا حضرات اصحاب ثلاثہ حضرت علیؓ حسنؓ، حسینؓ کے مخالفین تاریخ و تحقیق کی آڑ میں حملہ آور ہوں یا کسی اور طرح کیونکہ قرآن و سنت کی روشنی میں اصحاب رسول کا تذکرہ خیر کے ساتھ کرنا ہی اسلامی روایات کے مطابق ہے۔ قرآن و سنت کے مقابلہ پر تاریخ و تحقیق کی حیثیت کو کوئی دینی اہمیت حاصل نہیں بلکہ تاریخ و تحقیق کی آڑ میں ان حضرات پر الزام تراشی کرنے والوں کی تاریخ و تحقیق کی ضرورت ہے کہ پوری کوشش سے چھان بین کی جائے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ اور ان کا رابطہ کن عناصر سے ہے۔ یہودیوں، کمیونسٹ یا قادیانی (مرزائی) کے آلۂ کار ہیں؟ یا منکرین حدیث کے رہنا کا اصل تحقیق اور ریسرچ تاریخ کی روشنی میں ان لوگوں کی کی جائے نہ کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ وہ حضرات تنقید سے بالاتر ہیں۔ ان کے درجات علماء اہلسنت والجماعت نے حفظ مراتب کے لحاظ سے اس ترتیب سے ذکر کئے ہیں۔

(۱) خلفاء راشدین (۲) اصحاب عشرہ مبشرہ (۳) اصحاب بدر بعض کے نزدیک اہلبیت رسول (۴) بیعت رضوان و اصحاب احد اور اس کے بعد عام صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ چنانچہ ہم مسلمانان اہلسنت کی معلومات اور خیر و برکت کے حصول کے لئے ان مقدس حضرات کا مختصر تذکرہ اس موقع پر ذکر کرنا انتہائی ضروری اور اہم سمجھتے ہیں تاکہ مسلمان ان اسماء گرامی کو اپنے ذہنوں میں محفوظ رکھ سکیں۔ ان اسماء کے ذکر سے گھروں میں خیر و برکت

اور دین وایمان میں رونق پیدا ہوگی۔ اور یقین میں جرات وشجاعت، شرافت اخوت وحمیت کا جذبہ پیدا ہوگا۔۔

تذکرہ جانشین سیّد المرسلین خاتم النبیین

یعنی

خلفاء راشدین رض

رب العالمین نے جس طرح پوری کائنات میں رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب فرماکر جملہ انبیاء کرام میں امتیازی اور بے مثل شان آپ کو عطا فرمائی اسی نسبت سے اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کریم کو عظیم جانشیں عطا فرمائے جنہوں نے شریعت اسلامیہ کی عظمت وشوکت کا ڈنکا بجاکر پورے عالم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مبارک مقصد پورا فرمایا جن کی خلافت، نیابت صداقت وشجاعت کی گواہی اپنوں اور غیروں سب نے دی ان کے زریں کارنامے چاند سورج سے زیادہ درخشاں وروشن ہیں۔ چنانچہ ہم اجمال تذکرہ ان جانشینوں کا کرتے ہیں جو مسلمانوں کے لئے قابل فخر ہیں جن کی بہادری شجاعت بے مثل اور آپس میں اخوت ومحبت لاجواب باہم شیر وشکر بن کر رہے۔ خلافت میں وزارت میں مشاورت میں صداقت میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

صدیق رض عکس حسن کمالِ محمد است

فاروق رض ظل وجاہ جمالِ محمد است

عثمان رض ضیاء شمع جمالِ محمد است

حیدر رض بہار باغ خصالِ محمد است

شانِ خلفاءِ راشدین

(۱)

عن عرباض بن ساریة مرفوعاً
قال علیکم بسنتی وسنة الخلفاء
الراشدین المهدیین عضوا علیها
بالنواجذ (ابن ماجه ـ احمد)

عرباض بن ساریہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں
آپؐ نے فرمایا میری سنت اور خلفاء راشدین
ہدایت یافتہ کی سنت کو لازم پکڑو اور مضبوطی
سے قابو رکھو۔

۲

عن حذیفه وابن مسعود قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر و
عمر رواهما (الترمذی والحاکم)

حذیفہؓ اور ابن مسعودؓ روایت کرتے
ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میرے بعد والے ابوبکر اور عمر کی اقتدا کرو۔

۳ صحیح حدیث شریف میں وارد ہے:

حب ابی بکر وعمر ایمان وبغضهما
کفر۔

ابوبکر و عمر کی محبت ایمان ہے اور ان کا
بغض کفر ہے۔

۴

اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم
اهتدیتم (مشکوٰة)

میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں جن کی
اقتدا کروگے راہ پاؤگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خیر القرون قرنی (الحدیث)

سب سے بہترین دور میرا دور ہے۔

(بخاری)

اہلسنت کا اجماعی عقیدہ

علامہ سفارینی رحمہ نے اپنی کتاب الدرۃ المفیئۃ اور اس کی شرح جو سلف صالحین کے عقائد پر تصنیف فرمائی ہے اور لوامع الانوار البہیہ شرح الدرۃ المفیئۃ کے نام سے شائع ہوئی اس میں فرماتے ہیں۔

والذی اجمع علیہ اہل السنۃ والجماعۃ انہ یجب علی کل احد تزکیۃ جمیع الصحابۃ باثبات العدالۃ لہم والکف عن الطعن فیہم والثناء علیہم فقد اثنی اللہ سبحانہ علیہم فی عدۃ آیات من کتابہ العزیز علی انہ لو لم یرد عن اللہ ولا عن رسولہ فیہم شیئ لاوجبت الحال التی کانوا علیہا من الھجرۃ والجہاد ونصرۃ الدین وبذل المہج والاموال وقتل الآباء والاولاد والمناصحۃ فی الدین وقوۃ الایمان والیقین القطع بتعدیلہم والاعتقاد لنزاہتہم وانہم افضل جمیع الامۃ بعد نبیہم ھذا مذھب کافۃ الامۃ ومن علیہ المعول من الائمۃ

عقیدہ سفارینی ص ۳۸۰ ج ۲۔

اہل سنت والجماعت کا اس پر اجماع ہے کہ ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ تمام صحابہ رض کو پاک صاف سمجھے، ان کے لئے عدالت ثابت کرے ان پر اعتراضات کرنے سے بچے، اور ان کی مدح و توصیف کرے، اس لئے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز کی متعدد آیات میں ان کی مدح وثنا کی ہے، اس کے علاوہ اگر اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کی فضیلت میں کوئی بات منقول نہ ہوتی تب بھی ان کے عدالت پر یقین اور پاکیزگی کا اعتقاد رکھنا اور اس بات پر ایمان رکھنا ضروری ہوتا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ساری امت کے افضل ترین افراد ہیں اس لئے کہ ان کے تمام حالات اسی کے مقتضی تھے انہوں

نے ہجرت کی، جہاد کیا، دین کی نصرت میں اپنی جان ومال کو قربان کیا، اپنے باپ بیٹوں کی قربانی پیش کی، اور دین کے معاملے میں باہمی خیر خواہی اور ایمان ویقین کا اعلیٰ مرتبہ حاصل کیا۔

حضرت امام ابوزرعہؒ استاذ امام مسلمؒ کا ارشاد گرامی

اسی کتاب میں امام ابوزرعہ عراقی جو امام مسلم کے بڑے اساتذہ میں سے ہیں ان کا یہ قول نقل کیا ہے:۔

اذا رأیت الرجل ینتقص احداً من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم انہ زندیق وذالک ان القرآن حق والرسول حق وما جاء بہ حق وما ادّی ذالک الینا کلّ الا الصحابة فمن جرحهم انما اراد ابطال الکتاب والسنة فیکون الجرح بہ الیق والحکم علیہ بالزندقة والضلال اقوم واحق ص ۳۸۹/۲۲

جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ صحابۂ کرامؓ میں سے کسی کی بھی تنقیص کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ زندیق ہے۔ اس لئے کہ قرآن حق ہے، رسول حق ہیں، جو تعلیمات آپ لے کر آئے وہ حق ہیں، اور یہ سب چیزیں ہم تک پہنچانے والے صحابہ کے سوا کوئی نہیں تو جو شخص ان کو مجروح کرتا ہے، وہ کتاب وسنت کو باطل کرنا چاہتا ہے لہٰذا خود اس کو مجروح کرنا

زیادہ مناسب ہے اور اس پر گمراہی اور زندقہ کا حکم لگانا زیادہ قرینِ حق وانصاف ہے۔

اسی کتاب میں حافظ حدیث ابن حزم اندلسی سے اس مسئلہ میں یہ قول نقل کیا ہے:۔

قال ابن حزم الصحابة كلهم من اهل الجنة قطعا قال تعالى الا يستوى منكم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئك اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد وقاتلوا وكلا وعد الله الحسنى) وقال تعالى (ان الذين سبقت لهم منا الحسنى اولئك عنها مبعدون صفہ ۳۸۹

علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں کہ تمام صحابہ قطعی طور پر اہل جنت میں سے ہیں (دلیل یہ ہے کہ) باری تعالیٰ فرماتے ہیں "تم میں سے جن لوگوں نے فتح (مکہ) سے پہلے اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا اور جہاد کیا وہ (بعد کے لوگوں کے) برابر نہیں ہو سکتے، وہ لوگ درجہ کے اعتبار سے ان لوگوں کے مقابلے میں عظیم تر ہیں جنھوں نے (فتح مکہ کے) بعد انفاق اور قتال کیا اور اللہ نے اچھائی (جنت) کا وعدہ سبھی سے کیا ہے" اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "بلاشبہ وہ لوگ جن کے لئے ہمارا اچھائی (جنت) کا وعدہ پہلے سے آچکا ہے۔ وہ دوزخ سے دور رکھے جائیں گے۔"

چار یارِ مصطفیٰ اہلِ یقین

از قلم شیخ المشائخ قطب العالم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ

شہسوارانِ جہاں مردانِ دین — چار یار مصطفیٰ اہلِ یقین

اولاً ابو بکر صدیقؓ اہلِ دین — دوسرے عادل عمرؓ والا یقین

تیسرے عثمانؓ با حلم و حیا — چوتھے ہیں حضرت علیؓ شیرِ خدا

اور سب اصحاب انؐ کے ذی علوم — ہیں ہدایت کے فلک پر وہ نجوم

صدق و عدل و شجاعت اور حیا — ہے انہی چاروں سے دین کا ارتقا

ان سے راضی ہے خدائے دوسرا — اور خوش ہیں ان سے حضرت مصطفیٰؐ

تو بھی جان و دل سے امداد اب — رہ فدا ان پر سدا ہر روز و شب

جو کوئی بد اعتقاد ان سے ہوا
ہے وہ مردودِ جنابِ کبریا

جانشین خاتم النبیین قاتل المرتدین امیر المومنین

سیدنا ابوبکر صدیق رضؓ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بعد اسلام میں سب سے عظیم شخصیت سیدنا ابوبکر صدیق رضؓ کی ہے۔ آپ اوّلین مسلمان ہیں اور آپ کی وجہ سے بکثرت لوگ مسلمان ہوئے آپ نے غلاموں کو آزاد کرایا جو مسلمان ہونے کے جرم میں صعوبتیں برداشت کرتے کرتے نڈھال ہو چکے تھے۔ یہ آپ ہی کی ذات گرامی تھی جنہوں نے سب کچھ اشاعت دین اسلام اور حضور اکرمؐ کے اشارے پر اپنا اثاثہ بارگاہ نبوت میں پیش کر دیا آپ ہی کی وہ باکمال ہستی ہے جنہوں نے حضور اکرم کے ہر حکم پر سب مسلمانوں سے سبقت فرمائی۔ قرآن کریم میں آپ کی شان مبارک میں لاتحزن ان اللہ معنا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک کیساتھ جس ذات گرامی کا ذکر کیا ہے وہ آپ ہی کی عظیم و محسن شخصیت ہے۔ آپ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ

نے ارشاد فرمایا ہے کہ انتَ صاحبِي فی الغار وصاحبی علی الحوض تم غار میں میرے رفیق تھے اور حوض کوثر پر میرے رفیق ہوگے۔ مشکوٰۃ بحوالہ صحیح بخاری

حدیث ترمذی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انتَ یا ابا بکر اوّلُ من یّدخل الجنۃ من امتی ابوبکرؓ امت محمدیہ میں تم وہ شخص ہو جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگے۔ آپ کی شان میں سیدنا فاروق اعظمؓ فرماتے ہیں۔ ابوبکر سیدنا وخیرنا واحبّنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیقؓ ہم سب کے سردار اور ہم سب سے بہتر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ پیارے تھے۔

(تاریخ الخلفاء بحوالہ مشکوٰۃ)

جانشین رسول :- ارشاد نبوی کی روشنی میں۔

سیدنا جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور نبی کریم سے کسی معاملہ میں گفتگو کر کے جانے لگی پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں یعنی آپ انتقال فرما گئے تو کس کے پاس جاؤں۔ آپ نے فرمایا فان لم تجدینی فأتی ابا بکرؓ اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر صدیق کے پاس آنا (مشکوٰۃ بحوالہ صحیح بخاری)

مسند احمد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۰ پر شیخین کی شان میں ارشاد نبوی ہے کہ

ابوبکر و عمر اہل جنت کے

ادھیڑ عمروں اور نوجوانوں کے سوائے انبیاء اور رسولوں کے سردار ہیں۔

جامع ترمذی ج ۲ صفحہ ۲۲۹)

حضور اکرم نے ارشاد فرمایا: ما نفعنی مال ابی بکرؓ۔ مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع

نہیں دیا جتنا کہ ابوبکرؓ کے مال نے۔ آپ کی شان میں کثرت سے احادیث نبوی ملتی ہیں مگر ہم نے چند پر اکتفا کیا ہے آپ کی ہی باعزم اور جری ذات والا صفات تھی کہ فتنہ ارتداد کی بیخ کنی فرمائی اور مسلمانوں کے لئے ایک عظیم مثال قائم کردی کہ منکرین نبوت اور مدعی نبوت کا واحد علاج شریعت اسلامیہ میں قتل ہی ہے۔ آپ کی ذات گرامی بلا اختلاف مسلمہ شخصیت تھی جو جانشین رسول کہلانے کی مستحق تھی یہی وجہ ہے کہ تمام امت کے افضل ترین طبقہ نے آپ کو خلیفہ اول منتخب کیا آپ کو اللہ نے بہت سی فضیلتیں عطا فرمائی ہیں جو آپ کو تمام صحابہ میں ممتاز کردیتی ہیں۔ آپ کی خلافت ۲ سال ۳ ماہ دس دن تک رہی جو تاریخ اسلام کا مثالی اور زرین دور ہے۔

جانشین سید المرسلین اشد علی المشرکین امیر المومنین سیدنا فاروق اعظمؓ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و سیدنا صدیق اکبرؓ کے بعد دنیائے اسلام کی عظیم و محترم شخصیت سیدنا فاروق اعظمؓ کی ہے آپ کو خود رسالت مآب نے بارگاہِ خداوندی سے طلب کیا تھا۔ دیگر صحابہ گویا مرید تھے مگر آپ کی ذات گرامی مراد تھی آپ کا دور خلافت، حکومت، نظامت اور فتوحات میں نمایاں مقام رکھتا ہے آپ کے رعب و دبدبہ سے ایوان کفر ہمیشہ لرزاں براندام رہا ہے۔ روم و فارس آپ کے ہمیشہ ممنون و مشکور رہیں گے کہ ان کو فتح کرکے حلقہ بگوش اسلام کیا اور یہودیت و مجوسیت کو نیست و نابود کیا۔ بارگاہ نبوت میں آپ کو عظیم مقام حاصل رہا۔ اصحاب رسول میں آپ کو جملہ

اصحاب کا اعتماد حاصل رہا۔ جامع ترمذی جلد۲ صفحہ ۲۱

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وزیراف من اهل الارض ابوبکرؓ و عمرؓ۔ زمین والوں میں میرے وزیر ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں۔

سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن سیدنا عمرؓ سے فرمایا وَالَّذِی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکًا فجاً قط الا سلک فجاً غیر فجک ترجمہ:۔ خدا کی قسم تمہارے راستہ میں شیطان ہرگز ہرگز نہ چلے گا۔ بلکہ وہ دوسرا راستہ اختیار کرے گا۔ (مشکوٰۃ)

آپ کے بارے میں سیدنا صدیق اکبر ارشاد فرماتے ہیں۔ ما علی ظهر الارض رجل احب الی من عمر روئے زمین پر مجھے عمرؓ سے بڑھ کر کوئی شخص پیارا نہیں۔ (تاریخ الخلفاء)

امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ انا بری ممن ذکر ابا بکرؓ و عمرؓ الا بخیر میں اس شخص سے بیزار ہوں جو ابوبکر و عمرؓ کو نیکی سے یاد نہ کرے۔ محدثین و مورخین اور علماء اسلام نے آپ کی ذات گرامی کے متعلق بہت سی روایات وحکایات بیان فرمائی ہیں جو احادیث اور تواریخ و سیرت کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ یہاں ان کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے۔ سیدنا فاروق اعظمؓ کی ذات سے کسی مسلمان کو کوئی اختلاف نہیں آپ کی جلالت وعظمت کی ہیبت سے ابھی تک مشرکین و منافقین لرزاں و ترساں ہیں آپ ملت اسلامیہ کے دوسرے خلیفہ راشد ہیں۔ آپؓ کا دور خلافت ۱۰ سال ۵ ماہ ۴ دن ہے۔ جو تاریخ کا عظیم و اہم روشن زمانہ شمار کیا جاتا ہے۔

جانشین رحمۃ للعالمین جامع القرآن مجسمۂ حیاء والایمان حضرت امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

دینِ اسلام میں شہادت کا ایک عظیم مقام ہے اور اگر ایک عظیم صحابی رسول ہی نہیں بلکہ داماد رسول خلیفۂ راشد شہید مظلوم جامع القرآن مجسمہ حیا و ایمان ذوالنورین جیسی فضیلت یافتہ شخصیت کا ذکر کیا جائے تو مسلمانوں کی حمیت اور غیرت میں جوش پیدا ہونا ایک ایمانی اور روحانی عمل ہے۔

حضرت عثمان غنی کی سخاوت بھی بے مثل ہے اور ان کی شہادت بھی آپ نبی کریم کے انتہائی قریبی عزیز ہونے کے علاوہ رسول پاک کی دو صاحبزادیوں کے شوہر بھی تھے۔ پوری امت میں یہ مقام صرف آپ کو ہی حاصل ہے اسی لئے ذوالنورین کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں خدمت قرآن اور کلام اللہ کو یکجا کر کے دنیا میں اشاعت قرآن آپ کے زمانہ خلافت میں ہوئی۔ آپ کی طبیعت میں شرم و حیا کا غلبہ بہت زیادہ تھا۔ صبر و تحمل رقیق القلب خلیق و ملنساری آپ کی طبیعت میں بہت زیادہ تھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا کہ کیا میں ایسے شخص سے (یعنی حضرت عثمان سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ (ترمذی) آپ کی شہادت کی بشارت حضور اکرم نے فرما دی تھی ساتھ ہی آپ کا مظلوم ہونا بھی فرما دیا تھا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر فرمایا یقتل ھٰذا فیھا مظلوماً العثمان رضی اللہ عنہ اس فتنہ میں عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم ہو کر شہید ہوں گے۔ (سنن ترمذی)

امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے

من تبرأ من دین عثمان وفقد تبرأ من الایمان جس نے دین عثمان رضہ سے بیزاری کا اظہار کیا وہ ایمان سے بیزار ہوا۔ رحمۃ العالمین جلد دوم صفحہ ۹۹۔

بیعت رضوان کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے دست مبارک کو فرمایا ھذا ید عثمان۔ یعنی حضرت عثمان کا ہاتھ، اور دوسرا ہاتھ مار کر فرمایا ھذا لعثمان یہ عثمان رضہ کی بیعت ہے۔ سید عبداللہ بن عمر رضہ کا قول ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سب سے افضل ابوبکر و عمر و عثمان رضہ کو بتلایا کرتے تھے۔ آپ کی مدت خلافت ۱۲ سال ۱۱ دن ہے (علامہ سیوطی بحوالہ بخاری شریف)۔

جانشین شفیع المذنبین قاطع الخوارج والمنافقین حضرت امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ راشد اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ کے چچا زاد بھائی اور جگر گوشہ رسول سیدہ فاطمہ زہرا کے شوہر فاتح خیبر شیر صدیق اکبر رضہ و فاروق و عثمان غنی رضہ آپ انتہائی ذہین و فہیم بہادر و جری عظیم صحابی رسول ہیں آپ کو مسند خلافت ایسے وقت ملی جب سیدنا عثمان غنی رضہ کی شہادت کی وجہ سے اسلامی شیرازہ منتشر کرنے کے لئے سبائی دوفسادی اپنی ناپاک سرگرمیوں میں خفیہ طور پہ لگے ہوئے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کے دور خلافت میں کوئی نیا ملک فتح نہیں ہو سکا بلکہ یہ آپ ہی کا دم خم اور وجود مسعود تھا جو اس نازک دور میں خلافت کی اہم ذمہ داریاں پوری کر سکتا تھا۔ آپ

کے علاوہ کوئی رجل رشید نظر نہیں آتا۔ یہ مدینہ پاک کے اصحاب رسول کا جذبہ اسلام تھا کہ آپ کو خلافت کی ذمہ داری کے لئے منتخب کر لیا۔ آپ اپنے دور خلافت میں خلافت راشدہ کے صحیح حقدار تھے اہلسنت والجماعت کا آپ کی خلافت پر اتفاق ہے۔ آپ نے روافض اور خوارج کی بیخ کنی فرمائی اور سیدنا ابوبکرؓ فاروق اعظمؓ و عثمان غنیؓ کو ترجیح پیش کرتے رہے آپ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ تم میرے نزدیک ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کی شرکت تھی۔ مگر فرق یہ ہے میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

مشکوٰۃ متفق علیہ باب مناقب علی بن ابی طالب میں ہے کہ۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے اناج اور نباتات کو پیدا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بطور عہد فرمایا کہ تم سے نہیں محبت کرے گا مگر مومن اور نہیں بغض رکھے گا مگر منافق۔

سیدنا فاروق اعظم کا قول ہے علی اقضانا۔ علیؓ ہم سب سے بڑھ کر قاضی ہیں۔ سیدہ طیبہ طاہرہ عائشہ صدیقہ ام المومنین فرماتی ہیں۔

اَمَا انہ اعلم من بقی بالسنۃ۔ اب علی سے بڑھ کر سنت کا کوئی عالم باقی نہیں رہا۔ (اسد الغابہ مشکوٰۃ ترمذی)

آپ کے دور خلافت میں ۳۷ھ میں فرقہ خوارج پیدا ہوا۔ ان سے آپ کی جنگ ہوئی ان کا قلع قمع آپ ہی نے فرمایا۔ آپ کا دور خلافت ۴ سال ۹ ماہ رہا آپ کے بعد آپ کے صاحبزادہ سیدنا حضرت حسنؓ ۶ ماہ تک خلیفہ رہے اس کے بعد آپ نے سیدنا امیر معاویہؓ سے صلح کر کے خلافت کا انتظام ان کے حوالے فرما دیا۔۔

اصحاب بدر رضہ

اسماء البدریین سے مراد ان صحابہ کرام رضہ کے نام ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ اسلام میں غزوات کی کافی تعداد ہے مگر ان میں سے غزوۂ بدر کو حق تعالےٰ نے خصوصی شرف بخشا ہے اس میں شریک ہونے والوں کے مخصوص فضائل ہیں جو دوسروں کو حاصل نہیں، احادیث صحیحہ میں ان فضائل کی تفصیل موجود ہے۔ شرکاءِ بدر کی مقدس ہستیوں کا اللہ تعالےٰ کے نزدیک کیا مقام ہے اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ان حضرات کے نام پڑھ کر جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے علماء وصلحاء میں زمانۂ دراز سے مصائب و حوادث، امراض و آفات سے نجات حاصل کرنے کیلئے مجرب مانا گیا ہے۔ علامہ دوانی رحہ نے فرمایا کہ ہم نے مشائخ حدیث سے سنا ہے کہ بخاری میں حضرات بدریین کے نام ذکر کرنے کے وقت جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ بارہا اس کا تجربہ کیا گیا ہے (زرقانی شرح مواہب ص ۴۰۹)

اسی لئے بعض علماء نے اسماء بدریین کو مستقل رسالوں کی صورت میں بھی شائع فرمایا ہے لیکن ان کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اول تو ان میں تضاد بہت ہے دوسرے حدیث کی جس کتاب سے لیا گیا ہے اس کا حوالہ درج نہیں اس لئے ۱۳۵۵ھ میں سیدی حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ نے احقر کو امر فرمایا کہ مستند کتب حدیث کے حوالوں کے ساتھ ان اسماء کو از سر نو مدون کیا جائے، احقر نے تعمیلِ ارشاد کی اور یہ رسالہ مناجات مقبول کے ساتھ شائع ہوگیا لیکن اس میں بھی ناموں کی حرکات زیر و زبر وغیرہ مکمل نہ تھی جس کی وجہ سے عوام سے پڑھنے میں غلطیاں ہوتی تھیں

اسماء بدریین کی تعداد مستند کتب حدیث میں تین سو تیرہ سے تین سو انیس تک منقول ہے مگر زیر نظر کتاب میں آپ اس تعداد سے بہت زیادہ نام پائیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض ناموں میں اختلاف ہے۔ احتیاطاً مختلف فیہ سب ناموں کو لے لیا گیا ہے اور بعض ناموں میں اس لئے تکرار ہوگیا ہے کہ وہ کسی جگہ اصل نام سے اور کسی جگہ کنیت سے لکھے ہوئے ہیں۔ اس رسالہ میں احتیاطاً سب کو جمع کر لیا گیا ہے۔

تاکہ کسی نام کے متروک ہونے کا احتمال نہ رہے زائد یا مکرر ہو جانے میں ظاہر ہے کہ کوئی نقصان نہیں

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

اسماءُ البدریین

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَالْمَلٰٓئِکَۃِ الْبَدْرِیِّیْنَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ۔

وَسَیِّدِنَا اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رض	وَسَیِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض	وَسَیِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض
وَسَیِّدِنَا عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رض	وَسَیِّدِنَا طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رض	وَسَیِّدِنَا زُبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رض
وَسَیِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رض	وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رض	وَسَیِّدِنَا سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رض
وَسَیِّدِنَا اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ رض	وَسَیِّدِنَا اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رض	وَسَیِّدِنَا الْاَخْنَسِ بْنِ خُبَیْبٍ رض
وَسَیِّدِنَا اُبَیِّ بْنِ مُعَاذٍ رض	وَسَیِّدِنَا الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِی الْاَرْقَمِ رض	وَسَیِّدِنَا اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رض
وَسَیِّدِنَا اَسْعَدَ بْنِ یَزِیْدَ رض	وَسَیِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رض	وَسَیِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مُعَاذٍ رض
وَسَیِّدِنَا اَنَسَۃَ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ		وَسَیِّدِنَا اُنَیْسِ بْنِ قَتَادَۃَ رض
وَسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ ثَابِتٍ رض	وَسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ خَوْلِیٍّ رض	وَسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ رض
وَسَیِّدِنَا اِیَاسِ بْنِ الْبُکَیْرِ رض	وَسَیِّدِنَا اِیَاسِ بْنِ وَرَقَۃَ رض	وَسَیِّدِنَا بُجَیْرِ بْنِ اَبِیْ بُجَیْرٍ رض
وَسَیِّدِنَا بَحَّاثِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ رض	وَسَیِّدِنَا بَسْبَسَۃَ بْنِ عَمْرٍو رض	وَسَیِّدِنَا الْبَشِیْرِ بْنِ الْبَرَاءِ رض
وَسَیِّدِنَا بَشِیْرِ بْنِ سَعْدٍ رض	وَسَیِّدِنَا بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ رض	وَسَیِّدِنَا تَمِیْمٍ مولیٰ خِرَاشٍ رض
وَسَیِّدِنَا تَمِیْمٍ مولیٰ بنی غنم بن السلم رضی اللہ عنہ		وَسَیِّدِنَا تَمِیْمِ بْنِ یَعَارٍ رض

وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ الْاَقْرَمِ رض وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ رض وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ خَالِدٍ رض

وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ خَنْسَاءَ رض وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ عَمْرٍو رض وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ الْھَزَّالِ رض

وَسَیِّدِنَا ثَعْلَبَۃَ بْنِ حَاطِبٍ رض وَسَیِّدِنَا ثَعْلَبَۃَ بْنِ غَنَمَۃَ رض وَسَیِّدِنَا ثَقْفِ بْنِ عَمْرٍو رض

وَسَیِّدِنَا جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رِئَابٍ وَسَیِّدِنَا جَابِرِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْاَشْہَلِ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ

وَسَیِّدِنَا جَبَّارِ بْنِ صَخْرٍ رض وَسَیِّدِنَا جَبْرِ بْنِ عَتِیْکٍ رض وَسَیِّدِنَا جُبَیْرِ بْنِ اِیَاسٍ رض

وَسَیِّدِنَا جَبَلَۃَ بْنِ ثَعْلَبَۃَ رض وَسَیِّدِنَا حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رض وَسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ اَنَسٍ رض

وَسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ اَوْسِ بْنِ رَافِعٍ وَسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ اَوْسِ بْنِ مُعَاذٍ رض وَسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ رض

وَسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ خَزَمَۃَ الْاَوْسِیِّ رض وَسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّۃِ رض وَسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ عَرْفَجَۃَ رض

وَسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ قَیْسٍ الْاَوْسِیِّ رض وَسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ قَیْسٍ نِ الْخَزْرَجِیِّ رض وَسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ رض

وَسَیِّدِنَا حَارِثَۃَ بْنِ سُرَاقَۃَ الْخَزْرَجِیِّ الشَّہِیْدِ رضی اللّٰہ عنہ وَسَیِّدِنَا حَارِثَۃَ بْنِ النُّعْمَانِ رض

وَسَیِّدِنَا حَارِثَۃَ بْنِ مَالِکٍ رض وَسَیِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ رض وَسَیِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُبَیْدٍ رض

وَسَیِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتَیْکٍ رضی اللّٰہ عنہ وَسَیِّدِنَا حُبَابِ بْنِ قَیْظِیٍّ رض

وَسَیِّدِنَا حُبَابِ بْنِ الْمُنْذِرِ رض وَسَیِّدِنَا حَبِیْبِ بْنِ الْاَسْوَدِ رض وَسَیِّدِنَا حَرَامِ بْنِ مِلْحَانَ رض

وَسَیِّدِنَا حُرَیْثِ بْنِ زَیْدٍ رض وَسَیِّدِنَا الْحُصَیْنِ بْنِ الْحَارِثِ رض وَسَیِّدِنَا خَارِجَۃَ بْنِ الْحُمَیِّرِ رض

وَسَیِّدِنَا خَارِجَۃَ بْنِ زَیْدٍ رض وَسَیِّدِنَا خَالِدِ بْنِ الْبُکَیْرِ رض وَسَیِّدِنَا خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رض

وَسَیِّدِنَا خَبَّابٍ مَوْلٰی عُتْبَۃَ رض وَسَیِّدِنَا خُبَیْبِ بْنِ عَدِیٍّ رض وَسَیِّدِنَا خِدَاشِ بْنِ قَتَادَۃَ رض

وَسَیِّدِنَا خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّۃِ رض وَسَیِّدِنَا خُرَیْمِ بْنِ فَاتِکٍ رض وَسَیِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ رض

وَسَیِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ سُوَیْدٍ رض وَسَیِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ عَمْرٍو رض وَسَیِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ قَیْسٍ رض

وَسَیِّدِنَا خُلَیْدَۃَ بْنِ قَیْسٍ رض وَسَیِّدِنَا خُلَیْفَۃَ بْنِ عَدِیٍّ رض وَسَیِّدِنَا خُنَیْسِ بْنِ حُذَافَۃَ رض

وسیدنا خوات بن جبیر رض وسیدنا خولی بن ابی خولی رض وسیدنا ذکوان بن عبد قیس

وسیدنا ذی الشمالین بن عبد عمرو الشهید رضی اللّٰه عنه وسیدنا راشد بن المعلّٰی رض

وسیدنا رافع الحارث رض وسیدنا رافع بن عنجدة رض وسیدنا رافع بن المالک رض

وسیدنا رافع بن المعلّٰی الشهید رض وسیدنا رافع بن یزید رضی اللّٰه وسیدنا ربعی بن رافع رضی اللّٰه

وسیدنا ربیع بن ایاس رضی اللّٰه وسیدنا ربیعة بن اکثم رض وسیدنا رخیلة بن ثعلبة رض

وسیدنا رفاعة بن الحارث رض وسیدنا رفاعة بن الحارث رض وسیدنا رفاعة بن رافع رض

وسیدنا رفاعة بن عبد المنذر وسیدنا رفاعة بن عمرو رض وسیدنا زیاد بن السکن رض

وسیدنا زیاد بن عمرو رض وسیدنا زیاد بن لبید رض وسیدنا زید بن اسلم رض

وسیدنا زید بن حارثة رض وسیدنا زید بن الخطّاب رض وسیدنا زید بن عبید

وسیدنا زید بن المعلّٰی رض وسیدنا زید بن ودیعة رض وسیدنا زید المزین بن

وسیدنا سالم مولٰی حذیفة رض وسیدنا سالم بن عمیر رض وسیدنا سالم بن غنم بن عوف

وسیدنا السائب بن خلّاد رض وسیدنا السائب بن عثمان بن مظعون رضی اللّٰه عنه

وسیدنا السائب بن العوام رض وسیدنا السائب بن العوام رض وسیدنا السائب بن مظعون

وسیدنا سبرة بن فاتک رض وسیدنا سبیع بن قیس رض وسیدنا سعد بن مالک رض

وسیدنا سعد بن الفاکه رض وسیدنا موالی حاطب رض وسیدنا سعد بن خولة رض

وسیدنا سعد بن خیثمة رض وسیدنا سعد بن الربیع رض وسیدنا سعد بن زید رض

وسیدنا سعد بن سهیل رض وسیدنا سعد بن عبادة رض وسیدنا سعد بن عبید رض

وسیدنا سعد بن عثمان رض وسیدنا سعد بن معاذ رض وسیدنا سراقة بن عمرو رض

وسیدنا سراقة بن کعب وسیدنا سعید بن عمر رض وسیدنا سعید بن قیس رض

وسیدنا سلیم بن ملحان رض وسیدنا سماک بن سعد رض وسیدنا سنان بن ابی سنان رض
وسیدنا سنان بن صیفی رض وسیدنا سهل بن حنیف رض وسیدنا سهیل بن عمرو رض
وسیدنا سهل بن عتیک رض وسیدنا سهل قیس رض وسیدنا سهیل بن رافع رض
وسیدنا سهیل بن وهب رض وسیدنا سواد بن زرین رض وسیدنا سواد بن غزیة رض
وسیدنا سویبط بن سعد رض وسیدنا شجاع بن وهب رض وسیدنا شقران مولی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رض وسیدنا شماس بن عثمان رض وسیدنا صبیح مولی ابی العاص
وسیدنا محرز بن امیة رض وسیدنا صفوان بن بیضاء رض وسیدنا صفوان بن وهب
ال الشہید رضی اللہ عنہ وسیدنا صهیب بن سنان رض وسیدنا صیفی بن سواد رض
وسیدنا الضحاک بن حارثة وسیدنا الضحاک بن عبد عمرو رض وسیدنا ضمرة بن عمرو رض
وسیدنا الطفیل بن الحارث رض وسیدنا الطفیل بن مالک رض وسیدنا الطفیل بن النعمان رض
وسیدنا طلیب بن عمیر رض وسیدنا ظهیر بن رافع رض وسیدنا عاصم بن ثابت رض
وسیدنا عاصم بن عدی رض وسیدنا عاصم بن العکیر رض وسیدنا عاصم بن قیس رض
وسیدنا عاقل بن البکیر شہید وسیدنا عامر بن امیة رض وسیدنا عامر بن البکیر رض
وسیدنا عامر بن ثابت رض وسیدنا عامر بن ربیعة رض وسیدنا عامر بن سعد رض
وسیدنا عامر بن سلمة رض وسیدنا عامر بن فهیرة رض وسیدنا عامر بن مخلد رض
وسیدنا عامل بن البکیر رض وسیدنا عباد بن قیس رض وسیدنا عبادة بن قیس بن کعب رض
وسیدنا عبادة بن الصامت رض وسیدنا عبد اللہ بن ابی عبید رض وسیدنا عبد اللہ بن انیسة
وسیدنا عبد اللہ بن ثعلبة رض وسیدنا عبد اللہ بن جبیر رض وسیدنا عبد اللہ بن جحش رض
وسیدنا عبد اللہ بن الجد رض وسیدنا عباد بن قیس بن عیشة رضی اللہ عنہ

وَسَيِّدِنَا عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رض   وَسَيِّدِنَا عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ رض   وَسَيِّدِنَا عُمَارَةَ بْنِ زِيَادٍ رض

وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ إِيَاسٍ رض   وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ رض   وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ رض

وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْمُهَاجِرِ رضي الله عنه رض   وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ سُرَاقَةَ رض

وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ طَلْقٍ رض   وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رض   وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَامِرِ بْنِ الْحَارِثِ

وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ قَيْسِ بْنِ مَالِكٍ رض   وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ مَعْبَدٍ رض   وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ رض

وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ أَبِي سَرْحٍ رض   وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ رض   وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ رض

وَسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ رض   وَسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ حَرَامٍ رض   وَسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ الْحُمَامِ الشَّهِيدِ

وَسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ عَامِرٍ رض   وَسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ عَوْفٍ رض   وَسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

وَسَيِّدِنَا عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رض   وَسَيِّدِنَا عَنْتَرَةَ مَوْلَى سُلَيْمٍ رض   وَسَيِّدِنَا عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ الشَّهِيدِ

وَسَيِّدِنَا عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ رض   وَسَيِّدِنَا عِيَاضِ بْنِ زُهَيْرٍ رض   وَسَيِّدِنَا غَنَّامِ بْنِ الْأَوْسِ رض

وَسَيِّدِنَا الْفَاكِهِ بْنِ بِشْرٍ رض   وَسَيِّدِنَا الْفَاكِهِ بْنِ بَغِيرٍ رضي الله   وَسَيِّدِنَا فَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو رض

وَسَيِّدِنَا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رض   وَسَيِّدِنَا قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ رض   وَسَيِّدِنَا قُطْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض

وَسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ رض   وَسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو رض   وَسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مِحْصَنٍ رض

وَسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مَخْلَدٍ رض   وَسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ جَمَّازٍ رض   وَسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ زَيْدٍ رض

وَسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رض   وَسَيِّدِنَا كُلْفَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ رض   وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ أَبِي خَوْلِيٍّ رض

وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ الدُّخْشُمِ رض   وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ رض   وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ رَافِعٍ رض

وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو رض   وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ قُدَامَةَ رض   وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ مَسْعُودٍ رض

وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ نُمَيْلَةَ رض   وَسَيِّدِنَا مُبَشِّرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الشَّهِيدِ رضي الله عنه

وَسَيِّدِنَا مُجَذَّرِ بْنِ ذِيَادٍ رض   وَسَيِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ عَامِرٍ رض   وَسَيِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ نَضْلَةَ رض

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُمَيِّرِ رض وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ الرَّبِيعِ رض وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ رض

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رض وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ تَمِيمٍ رض وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ رض

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ رض وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ سُهَيْلٍ رض وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ سُفْيَانَ رض

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ طَارِقٍ رض وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ عَامِرٍ رض وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْسٍ رض وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أُبَيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رض وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ عَمْرِو بْنِ

حَرَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ رض وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ خَلْدَةَ

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ رض

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ مَخْرَمَةَ رض وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ مَظْعُونٍ رض

وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ النُّعْمَانِ رض وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ رض وَسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ رض

وَسَيِّدِنَا عُبَادَةَ بْنِ الْخَشْخَاشِ رض وَسَيِّدِنَا عَبْسِ بْنِ عَامِرٍ رض وَسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ أَوْسٍ رض

وَسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ التَّيِّهَانِ رض وَسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ زَيْدٍ رض وَسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رض

وَسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ رض وَسَيِّدِنَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ الشَّهِيدِ رض وَسَيِّدِنَا عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رض

وَسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رض وَسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ رض وَسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رض

وَسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ رض وَسَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ رض وَسَيِّدِنَا عَدِيِّ بْنِ الزَّغْبَاءِ رض

وَسَيِّدِنَا عِصْمَةَ الْأَسَدِيِّ رض وَسَيِّدِنَا عِصْمَةَ بْنِ الْحُصَيْنِ رض وَسَيِّدِنَا عُصَيْمَةَ الْأَسَدِيِّ رض

وَسَيِّدِنَا عِصْمَةَ الْأَشْجَعِيِّ رض وَسَيِّدِنَا عَطِيَّةَ بْنِ نُوَيْرَةَ رض وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض

وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ رض وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رض وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ وَهْبِ بْنِ

كَلَدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَسَيِّدِنَا عُقْبَةَ بْنِ وَهْبٍ رض وَسَيِّدِنَا عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ رض

وسیدنا محمد بن مسلمۃ رض۔ وسیدنا مدلاج عمرو رض وسیدنا مرثد بن ابی مرثد رض
وسیدنا مرارۃ بن الربیع رض وسیدنا مسطح بن اثاثہ رض وسیدنا مسعود بن اوس رض
وسیدنا مسعود بن ربیعۃ رض وسیدنا مسعود بن زید رض وسیدنا مسعود بن سعد رض
وسیدنا مصعب بن عمیر رض وسیدنا مظہر بن رافع رض وسیدنا معاذ بن جبل رض
وسیدنا معوذ بن الحارث رض وسیدنا معاذ بن الصمۃ رض وسیدنا معاذ بن عمرو رض
وسیدنا معاذ بن ماعص رض وسیدنا معبد بن عباد رض وسیدنا معبد بن قیس رض
وسیدنا معتب بن عبید رض وسیدنا معتب بن قشیر رض وسیدنا معقل بن المنذر رض
وسیدنا معمر بن الحارث رض وسیدنا معن بن عدی رض وسیدنا معن بن یزید رض
وسیدنا معوذ بن الحارث الشہید وسیدنا معوذ بن عمرو رض وسیدنا ملیل بن وبرۃ رض
وسیدنا المنذر بن قدامۃ رض وسیدنا منذر بن حبیب رض وسیدنا مہجع بن صالح الشہید
مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ وسیدنا النضر بن الحارث رض وسیدنا النعمان الاعرج رض
وسیدنا النعمان بن ابی خزمۃ رض وسیدنا النعمان بن عبد عمرو رض وسیدنا النعمان بن عجلان رض
وسیدنا النعمان بن عمرو رض وسیدنا النعمان بن مالک رض وسیدنا النعمان بن عمرو رض
وسیدنا نوفل بن عبد اللہ رض وسیدنا واقد بن عبد اللہ رض وسیدنا واقد بن عیصاف رض
وسیدنا ورقۃ بن ایاس رض وسیدنا ودیعۃ بن عمرو رض وسیدنا وہب بن ابی سرح رض
وسیدنا وہب بن سعد رض وسیدنا ہانی بن نیار رض وسیدنا ہبیل بن وبرۃ رض
وسیدنا ہلال بن امیۃ وسیدنا ہلال بن المعلی رض وسیدنا ہلال بن خولی رض
وسیدنا یزید بن الاخنس رض وسیدنا یزید بن الحارث الشہید وسیدنا یزید بن خذام رض
وسیدنا یزید بن رقیش رض وسیدنا یزید بن المنذر رض وسیدنا ابو عبس بن جبر رض

وسیدنا ابی الاعور رض	وسیدنا ابی ایوب رض	وسیدنا ابی حبۃ رض
وسیدنا ابی حبیب رض	وسیدنا ابی حذیفۃ رض	وسیدنا ابی حسن رض
وسیدنا ابی حنۃ رض	وسیدنا ابی الحمراء رض	وسیدنا ابی خزیمۃ رض
وسیدنا ابی خلاد رض	وسیدنا ابی داؤد رض	وسیدنا ابی دجانۃ رض
وسیدنا ابی زید رض	وسیدنا ابی سبرۃ رض	وسیدنا ابی سلمۃ رض
وسیدنا ابی سلیط رض	وسیدنا ابی سنان رض	وسیدنا ابی شیخ رض
وسیدنا ابی صرمۃ رض	وسیدنا ابی ضیاح رض	وسیدنا ابی عقیل رض
وسیدنا ابی طلحۃ رض	وسیدنا ابی قتادۃ رض	وسیدنا ابی قیس رض
وسیدنا ابی کبشۃ رض	وسیدنا ابی لبابۃ رض	وسیدنا ابی محشی رض
وسیدنا ابی مرثد رض	وسیدنا ابی مسعود رض	وسیدنا ابی ملیل رض
وسیدنا ابی المنذر رض	وسیدنا ابی الہیثم رض	وسیدنا ابی الیسر رض

ورضوان اللہ تعالیٰ علیہم وعلیٰ سائر الصحابۃ اجمعین۔

تذکرہ افضل الصحابہ یعنی عشرہ مبشرہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن صحابہ رض کو قطعی جنتی ہونے کی دنیا میں بشارت دی تھی ان نفوس قدسیہ کے اسماء گرامی۔

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رض (۲) حضرت عمر فاروق رض (۳) حضرت عثمان غنی رض (۴) حضرت علی المرتضیٰ رض (۵) حضرت ابو عبیدہ رض (۶) حضرت سعد رض (۷) حضرت سعید رض (۸) حضرت عبدالرحمٰن رض (۹) حضرت طلحہ رض (۱۰) حضرت زبیر رض رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

چنانچہ مشکوٰۃ بحوالہ سنن ترمذی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نجوم ہدایت کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ ابوبکرؓ فی الجنۃ وعمرؓ فی الجنۃ وعثمانؓ فی الجنۃ وعلیؓ فی الجنۃ وطلحہؓ فی الجنۃ وزبیرؓ فی الجنۃ وعبدالرحمٰن بن عوفؓ فی الجنۃ وسعد بن ابی وقاصؓ فی الجنۃ وابوعبیدہؓ فی الجنۃ

ملا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں کہ اس جگہ ابوعبیدہؓ اور سعیدؓ کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا کہ ابوعبیدہؓ اس سے قبل ہی انتقال فرما گئے تھے اور سعید بن زیدؓ کا ذکر سیدنا فاروق اعظم نے اس لئے چھوڑ دیا تھا کہ وہ ان کے بہنوئی تھے۔ (حاشیہ مشکوٰۃ بحوالہ مرقاۃ)

اسد الغابہ میں ہے کہ حضرت سعید ابن المسیب کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ وزبیرؓ وسعدؓ بن ابی وقاصؓ عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم صف قتال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور صف نماز میں حضور اکرم کے پیچھے یعنی (قریب تر) رہا کرتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ امام کے بعد جو قریب تر ہوگا۔ وہی امامت ونیابت وخلافت کی اہلیت رکھتا ہوگا۔ گزشتہ صفحات میں ہم خلفاء راشدین کا ذکر کر چکے ہیں۔ ان دس حضرات میں چار بزرگوں کا شمار تو خلفاء راشدین مہدیین میں ہوتا ہے باقی چھ حضرات کا ہم مختصر ذکر کرتے ہیں۔

امین الامت سیدنا ابوعبیدہ بن جراحؓ

آپ تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمرکاب رہے خلافت شیخین میں فتوحات شام عراق فلسطین میں اسلامی لشکر کے سپہ سالار رہے آپ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابوعبیدہ بن الجراح" ہر امت کے لئے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح ہیں۔

سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ

آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں اور بہت اچھے تیر چلانے والے جری اور بہادر اور بدری صحابہ میں آپ کے لئے نبی کریم نے فرمایا۔ اے اللہ جب سعدؓ تجھ سے دعا کرے تو اسے قبول فرما۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ

سیدنا ابوبکر صدیق کی دعوت پر مسلمان ہونے والوں میں آپ بھی شامل رہے اور ان چھ اکابر صحابہ میں سے ہیں جن کو خلیفہ دوم سیدنا فاروق اعظم نے خلافت کے لئے نامزد کیا تھا۔ غزوہ احد میں آپ نے کئی زخم کھائے اور آپ کے دو دانت بھی شہید ہوئے۔ آپ امہات المومنین کی مالی امداد بھی فرمائے تھے حضور اکرم نے آپ کے بارے میں سخی اور صادق ہونے کی بشارت دی تھی۔ صحابہ کرام اور تابعین نے آپ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔

سیدنا زبیر بن العوامؓ

آپ ہی کی ہیئت میں فرشتے بدر میں نازل ہوتے تھے۔ آپ عشرہ مبشرہ اور ان چھ اصحاب میں شامل ہیں جن کو فاروق اعظمؓ نے خلافت کی اہلیت کے لئے پیش فرمایا تھا۔ ام المومنین سیدہ خدیجہؓ آپ کی پھوپھی ہیں۔ آپ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری ہے میرا حواری زبیرؓ ہے آپ بہت زیادہ سخی تھے تمام کمائی راہ خدا میں خرچ کر دیتے تھے۔

سیدنا طلحہ بن عبید اللہؓ

آپ بھی سابقین اسلام میں سے ہیں اور ان چھ اکابر صحابہ میں ہیں جنہیں فاروق اعظم نے خلافت کے لئے نامزد فرمایا تھا بدری صحابہ میں سے ہیں آپ سیدنا صدیق اکبرؓ کے ساتھ رہتے تھے آپ نے جنگ احد میں سپر بن کر تمام تیر اپنے ہاتھ پر روکے جس کی وجہ سے آپ کا ہاتھ ہمیشہ کے لئے

شل ہو گیا تھا۔ احد میں آپ نے جان فروشی کی عجیب مثال قائم فرمائی۔

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ

آپ بدری صحابی اور غازی اسلام مجاہد اعظم ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے جنگ یرموک اور فتح شام میں بھی شامل رہے انتقال کے وقت آپکے جسم سے خوشبو مبارک رہی تھی صحابہ کرام میں ایک طبقہ اصحاب بیعت رضوان کا بھی ہے جس میں تقریباً چودہ سو صحابہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت جہاد فرمائی۔ دراصل گلستان نبوت کا ہر پھول اپنی مہک اور چمک کے اعتبار سے بہت سی فضیلت اور خوبیوں کا مرکز ہے اس مختصر سی کتاب میں اجمالی تذکرہ کیا گیا ہے۔ اللہ ان حضرات سے عقیدت و محبت عطا فرمائے۔ آمین

اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے جیسے عزت و مجد اپنے آخری رسول کو عطا فرمایا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے خاندان اور گھرانے کو بھی امتیازی شان عطا فرمائی اور ان کی طہارت و شرافت کا ذکر اپنے کلام پاک میں بیان فرما کر ان سے عقیدت و محبت اور ان کی عزت و تکریم کا حکم فرمایا اور ان سے بدگمانی اور بد اعتقادی کو گمراہی اور ضلالت کی علامت فرمایا یہی وجہ ہے کہ اہلسنت والجماعت کے جملہ حضرات ان کا ادب و احترام کرتے ہیں چند سبائیہ دشمن عناصر جن میں بعض لوگ امہات المومنین کی شان اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کرکے عتاب الٰہی کو دعوت دیتے ہیں اور بعض سیدنا علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حسنین رضی اللہ عنہم کو اہلبیت سے خارج تصور کرکے ان کو اپنی تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اہلسنت والجماعت ایسے لوگوں کو جو ازواج مطہرات کو اہلبیت سے خارج سمجھتے ہیں اور ان لوگوں سے بھی جو حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا و حسنین رضی اللہ عنہم کو اہلبیت سے خارج سمجھتے ہیں

بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ گروہ حضور اکرمؐ کے قریبی رشتہ اور اہل خانہ کو آپ سے علیحدہ کرکے ان کو اپنے عناد کا نشانہ بنانا چاہتے ہیں۔ اہلبیت کرام سے حاصل مراد تو ازواج مطہرات ہی ہیں مگر حضور اکرمؐ نے نزول وحی کے وقت حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ اور حسنینؓ کو بھی اپنی چادر مبارک میں لے کر اہلبیت میں شامل فرما لیا تھا۔ یہ دعا فرمائی تھی اللھم ھولاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس ترجمہ اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں پس تو ان سے ناپاکی دور کردے۔

چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ مکتوبات جلد ۲ ص ۲۵ میں فرماتے ہیں ترجمہ یعنی جو شخص اہلبیت سے محبت نہیں رکھتا وہ خارجی ہے اور جو صحابہ کرام سے بیزاری اور مخالفت رکھتا ہے وہ رافضی ہے اور جو محبت اہلبیت کے ساتھ تمام صحابہ کرام کی تعظیم و توقیر کرتا ہے وہ سنی ہے محبت صحابہ اہل بیت اہل سنت کا سرمایہ عظیم ہے۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا (سورہ احزاب) کی تفسیر فرماتے ہوئے حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ کشف ـــــ الرحمٰن کے حاشیہ پر فرماتے ہیں یہ خطاب ہے ازواج مطہرات کو اور داخل اس میں حضرتؐ کے سب گھر والے یعنی اہلبیت کے لفظ میں ازواج مطہرات آپ کی عترت بھی شامل ہے یعنی حضرت حسنینؓ خاتون محشرؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ صفحہ ۶۷۳ جلد دوم۔

اہلبیت نبویؐ امہات المومنین ازواج سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت خدیجہؓ بنت خویلد

حضرت سودہ بنت زمعہ

حضرت طیبہ طاہرہ عائشہ صدیقہ بنت جانشین رسول سیدنا ابوبکر صدیقؓ

حضرت حفصہ بنت سید فاروق اعظمؓ خلیفہ دوم

حضرت زینب بنت خذیمہ

حضرت ام سلمیٰ بنت ابی امیہ سہیل

حضرت زینب بنت حجش

حضرت جویریہ بنت حارث

حضرت ام حبیبہ بنت حضرت ابو سفیان رض

حضرت میمونہ بنت حارث

حضرت صفیہ بنت حیی اخطب حضرت ماریہ قبطیہ رض

اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحبزدگان

حضرت قاسم حضرت طیب حضرت طاہر حضرت عبداللہ حضرت ابراہیم،

رسول پاک ﷺ کی صاحبزادیاں۔

اولاد بنات رسول ﷺ

حضرت زینب رض زوجہ حضرت ابو العاص رض — حضرت علی و امامہ

حضرت رقیہ رض زوجہ حضرت عثمان غنی رض — حضرت عبداللہ

حضرت ام کلثوم رض زوجہ حضرت عثمان غنی رض — کوئی اولاد نہیں۔

حضرت فاطمہ رض زوجہ حضرت علی المرتضیٰ — حضرت حسن، حسین حضرت زینب حضرت رقیہ حضرت ام کلثوم رض زوجہ فاروق اعظم رض

اللہ تعالے کی کروڑوں رحمتیں ہوں ان پر۔

غزوۂ احد (شوال ۳ھ)

اسلامی تاریخ میں غزوہ احد کو تدریجی حیثیت حاصل ہے۔ کیونکہ کفار مکہ جنگ بدر کے بعد اپنی ناکامی و شکست کا انتقام لینے کے لئے مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیزی کر رہے تھے اور قریش کی عورتوں نے اپنے وقار کا انتقام لینے کے لئے جنگی راگ و ساز اور نغمہ سرائی کر کے کفار کو غیرت دلا دی تھی وہ عربی اشعار میں کہتی تھیں ہم ریشم پر چلنے والی ہیں اور بہت ہی حسین ہیں اگر تم آگے بڑھے تو گلے لگائیں گی اور پیار کریں گی۔

یہی وجہ ہے کہ کفار غیظ و غضب میں بھرے ہوئے مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہو رہے تھے۔ اور پوری تیاری کر کے میدان میں اپنے قبائل اور خاندان کی بہادری بیان کر کے ہبل اور لات و منات کے نعرے لگا کر اپنی فوجوں کو گرما رہے تھے۔ مسلمان اپنے نبی اکرمؐ کی قیادت میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہر جانب مشرکین کفار کی تباہی کر رہے تھے اور اسلام کی سربلندی پر اپنی شہادت کا نذرانہ پیش کر رہے تھے۔ اس غزوہ میں سب سے زیادہ بہادری سید الشہداء امیر حمزہؓ نے دکھائی انہوں نے کفار کے بڑے بڑے سرداروں کو واصلِ جہنم کیا اس لئے کفار کی فوج آپ کو شہید کرنے کے لئے میدان جنگ میں آپ پر حملے کے لئے تلاش کرتی رہی اور بعد شہادت آپ کی لاش مبارک کے ساتھ انتقامی سلوک کیا گیا جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ آپ کی جرأت و اسلامی حمیت اور روشن شہادت پر آپ کو دربار نبوت سے سید الشہداء کا خطاب ملا اس مختصر کتاب میں تفصیل کی گنجائش نہیں ہے۔ شہدائے احد کے اسمائے گرامی کی فہرست درج کی جاتی ہے جو مسلمانوں کے لئے سرمایہ صد افتخار ہیں اور اسلام کا وقار ہیں۔

اسماء شہدائے غزوہ احد

(۱) سید الشہدا حضرت حمزہ رضؓ۔
(۲) عبداللہ بن جحش
(۳) مصعب بن عمر مصعت رضؓ
(۴) شماس بن عثمان
(۵) انس بن نضیر
(۶) انیس بن قتادہ
(۷) اوس بن راقم
(۸) ایاس بن اوس
(۹) اوس بن ثابت
(۱۰) ثابت بن عمرو
(۱۱) ثابت بن وقش
(۱۲) ثابت بن دحداح
(۱۳) ثعلبہ بن سعد
(۱۴) ثقب بن فروہ
(۱۵) حارثہ بن عبداللہ
(۱۶) حارثہ بن ثابت
(۱۷) رفاعہ بن عمرو
(۱۸) حارثہ بن عمرو
(۱۹) رافع بن مالک
(۲۰) حبیب بن زید
(۲۱) رافع مولیٰ غزیہ
(۲۲) حسیل بن جابر
(۲۳) سلمہ بن ثابت
(۲۴) حارث بن عقبہ
(۲۵) سعد بن ربیع
(۲۶) حارث بن اوس
(۲۷) سہیل بن قیس
(۲۸) حارث بن انس
(۲۹) سعد یا سعید
(۳۰) حنظلہ بن عامر
(۳۱) سہیل بن عدی
(۳۲) خارجہ بن زید
(۳۳) سبیع بن حاطب
(۳۴) حباب یا جناب
(۳۵) سویق بن حاطب
(۳۶) خثیمہ بن حارث
(۳۷) حمزہ بن عمرو یا بشیر
(۳۸) خلاد بن عمرو

(۳۹) صیفی بن قیظی	(۴۰) عبید یا عتیک
(۴۱) ذکوان بن عبد قیس	(۴۲) عبداللہ بن سلمہ
(۴۳) عبداللہ بن جبیر	(۴۴) عبید بن معلی
(۴۵) عامر بن مخلد	(۴۶) عباس بن عبادہ
(۴۷) عمرو بن قیس	(۴۸) عمرو بن ایاس
(۴۹) عبادہ یا عبیدہ	(۵۰) قیس بن عمر
(۵۱) عبداللہ بن عمرو بن حرام	(۵۲) قیس بن مخلد
(۵۳) رفاعہ بن وقش	(۵۴) مجذر بن زیاد
(۵۵) عبداللہ بن عمرو	(۵۶) مالک بن سنان
(۵۷) عمرو بن ثابت	(۵۸) ؟ بن عبد عمرو
(۵۹) عمرو بن معاذ	(۶۰) نوفل بن ثعلبہ
(۶۱) عمرو بن مطرف	(۶۲) وہب بن قابوس
(۶۳) عقبہ بن ربیع	(۶۴) یزید بن سکن
(۶۵) عبادہ بن ربیع	(۶۶) یزید بن حاطب
(۶۷) عمرو بن جموح	(۶۸) لیسار، ابوہیرہ، ابوایمن
(۶۹) عمارہ بن زیاد	(۷۲) عامر بن امیہ۔ وغیرہم رضی اللہ عنہم

حرف آخر

اسلامی تاریخ میں کئی ایک فتنوں کا ذکر ملتا ہے جن میں بعض کا نام و نشان بھی مٹ گئے لیکن شومئی اتفاق سے صحابہ دشمن عناصر کے زد میں ایک خلفاء ثلاثہ یعنی سیدنا ابوبکر صدیق

سیدنا فاروق اعظمؓ، سیدنا عثمان غنیؓ پر تبرا کرنے والا گروہ اور دوسرا اصحاب ثلاثہ یعنی سیدنا علی المرتضیٰؓ، سیدنا حسنینؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی تحقیر و تخفیف کرنے والا گروہ قدیم سے گروہ پُراسرار طریقے پر اپنا خفیہ و باطنی سلسلہ عرصے سے قائم رکھے ہوئے ہے اور اصحاب رسول کا شکار کرتے رہتے ہیں۔ ان دونوں گروہ میں صحابہ دشمنی مشترک عنصر ہے۔ ان دونوں گروہوں میں دوسری بات یہ بھی قدرے مشترک ہے کہ یہ لوگ برائے نام چند صحابہ سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ اور انتہائی عقیدت کا مظاہرہ کریں گے مگر دوسرے کو الزام تراشی اور دشنام درازی کرتے نظر آئیں گے۔ درحقیقت ان کو کسی بھی صحابیؓ اور رسول اللہ کے اہل خانہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ چند صحابہ کی آڑ میں دوسرے عظیم صحابہ کی عزت و ناموس کو مجروح کرنے کا ایک اشتراکی حیلہ ہے جیسے سیدنا عثمان غنیؓ کو مظلوم بنا کر سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو ظالم و قاتل اور غاصب قرار دیتا ہے اسی طرح بعض لوگ سیدنا علیؓ کو مظلوم بنا کر دیگر خلفاء عظام کو ظالم و غاصب قرار دے کر قرن اول کے مسلمانوں سے اپنا رشتہ منقطع کر لیتے ہیں بعض لوگ ان میں حضرات صحابہ کے متعلق ایسی بے سروپا باتیں کرتے ہیں جنہیں سن کر یہود و ہنود بھی شرما جائے حالانکہ صحابہ کرام کے باہمی اختلافات امت کے لئے رحمت ہیں۔ اور انہوں نے کبھی ایک دوسرے پر الزام تراشی نہیں کی نہ ہی کوئی ایک دوسرے کی شان میں نازیبا الفاظ ذکر ملتا ہے مگر اب چند لوگ تاریخ و تحقیق کی آڑ میں ایسی لغویات بیان کرتے ہیں جو کسی شریف اور صحیح النسب لوگوں کے شایان شان نہیں جو ایسی باتیں کرے۔ دراصل حضرت صحابہ کرام باہم ایک دوسرے کے ساتھی اور بھائی بن کر رہے۔ اگر کوئی علمی و اجتہادی مسائل میں اختلاف تھا وہ اخلاص و اجتہاد کی بنیاد پر تھا تو وہ اسی دور میں طے پا چکا۔ تاریخ اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام صحابہ باہم ایک دوسرے کو عادل اور عالم سمجھتے تھے مگر بعض نامراد لوگ معلوم نہیں اب چودہ سو سال

بعد اپنی کچہری لگا کر ان پر مقدمات اور فرد جرم عائد کر رہے ہیں۔ یہ لوگ مسلمان تحقی کے بھیس میں اسلام میں گھسے ہوئے ہیں۔ ان کی فوری نشان دہی کر کے ان کا پوسٹ مارٹم کیا جائے کس قدر شرم کی بات ہے کہ ان کا ایمان قرآن و حدیث اور آئمہ اربعہ کے مسالک اور جمہور امت کے مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق تو ہے نہیں بلکہ چند بد دین کمیونسٹ اور دہریہ بد مذہب جہلا کی شائع کردہ چند ورقی کتابوں پر ان کا یقین و ایمان ہے یہی ان کا علمی اور عملی سرمایہ ہے۔ ان کا مشغلہ شب و روز بخاری، مسلم، ترمذی، مشکوٰۃ، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، امام ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل، امام مالک، امام شافعی پر اعتراض و تنقیص کے سوا کچھ نہیں۔ درحقیقت یہ گروہ مسلمانان اہل سنت کے مخالفین کا گروہ ہے جو مسلمانوں کے بنیادی اور اسلامی علمی و ایمانی سرمایہ کو تباہ کرنا چاہتا ہے اور صحابہ کرام سے رشتہ منقطع کر کے لادینیت اور انحراف اور ارتداد کی جانب لے جا رہا ہے ان سے محفوظ رہنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ہم ان کی کڑی نگرانی رکھیں اور ان کی اصل حقیقت معلوم کریں۔ ان کے نظریات معلوم کریں ان کے باطنی مذہب اور عقیدہ کا جائزہ لیں کہ آخر یہ کیا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانان اہلسنت والجماعت کی نصرت فرمائے اور اسی مسلک پر ہم سب کو چلائے اور تمام فتنوں سے محفوظ فرمائے آمین

رحمۃ للعالمین کے پاسداروں کو سلام۔

از شاعر اہلسنت جناب خان محمد صاحب کمتر پپلاں ضلع میانوالی

سید کونین تیرے جان نثاروں کو سلام
یعنی گردونِ نبوت کے ستاروں کو سلام

انبیا کے بعد شہرہ ہے انہیں کے نام کا
جن کی ہمت سے پھلا پھولا چمن اسلام کا
ان حجازی غازیوں کو شہسواروں کو سلام

جن کی ہیبت سے لرزتے کفر کے ایوان تھے
جن سے لرزاں شام و روم و فارس و ایران تھے
اُن خلافت راشدہ کے تاجداروں کو سلام

جن کا حملہ دشمنوں کو موت کا پیغام تھا
اس زمین پر کفر جن سے لرزہ بر اندام تھا
حق کی خوشنودی کے مخلص خواستگاروں کو سلام

جب کہیں باطل سے ٹکراتے تھے حق کے پاسباں
حق پرستوں کے تماشے دیکھتا تھا آسماں
ان کی تیغوں کی چمکتی تیز دھاروں کو سلام

ان کی کوشش سے ہمیں قرآں کی دولت ملی
ان کی ہمت سے رسول اللہ کی سنت ملی
اُن رسولؐ ہاشمی کے رازداروں کو سلام

ان میں صدیقؓ و عمرؓ کی امتیازی شان ہے
سو گئے اس گھر میں جس پر خلد بھی قربان ہے
گنبد خضریٰ کی رونق کو بہاروں کو سلام

ہر قدم اُن کا خدا کے حکم کی تعمیل تھی
ان کے ہر قول و عمل میں دین کی تکمیل تھی
دعوت دینِ الہٰ کے شاہکاروں کو سلام

دین کی خاطر کی نہ کچھ فکر مال و جان کی
ان صحابہؓ کی محبت جزو ہے ایمان کی
رحمۃ للعالمین کے پاسداروں کو سلام۔

مسلمانانِ اہلسنت والجماعت کی اہم ذمہ داریاں

۱۔ اپنے حلقۂ احباب میں مسلک اہلسنت والجماعت کی اشاعت کریں۔

۲۔ اہل خانہ کو خلفاء راشدین، عشرہ مبشرہ، اصحاب بدر اور دیگر صحابۂ کرام اور اہل بیت کے مناقب اور فضائل سے متعارف کرائیں۔

۳۔ اپنے خاندان میں بچوں اور بچیوں کے نام خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کرام اور امہات المومنین کے نام پر رکھیں۔

۴۔ صحابہ کرام کا دفاع کرنا اور ان پر لعن طعن کرنے والوں کو مسکت جواب دینا آپ کا دینی فریضہ ہے لہٰذا ان کے متعلق بنیادی معلومات ضرور حاصل کریں۔

۵۔ کسی بھی رفضی ماتمی مجلس میں شرکت کرنا اور صحابہ کرام سے بدگمانی کرنے والوں سے رابطہ رکھنا آپ کے ضمیر اور غیرت ملی کے خلاف ہے لہٰذا ایسے امور سے اجتناب کریں۔

۶۔ اپنے مکانوں اور دکانوں، دفاتر و مدارس میں صحابہ کرام کے نام کے کتبے اور چارٹ لگائیں۔

۷۔ مسلک اہلسنت والجماعت کے سلسلے میں دیگر سنّی مکتبۂ فکر کے عوام اور علماء سے رابطہ قائم رکھیں اور باہمی اختلافات سے پرہیز فرمائیں۔

۸۔ صحابہ کرام کی سیرت اور ان کی عظیم خدمات اور بے مثل قربانیوں کے ذکر کے لئے باقاعدہ جلسے اور تقاریب کا اہتمام کیجئے۔

۹۔ آپس میں دعوت اصلاح وارشاد اور اخوت و محبت کی فضا قائم رکھیں۔

۱۰۔ اپنی آبادی، بستی، گاؤں اور شہروں میں شاہراہوں اور علمی دینی مراکز کو خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کے ناموں سے منسوب کیجئے۔ تلک عشرۃ کاملۃ